REGD NO P. 67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد نمبر ۱۴ — شمارہ نمبر

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب: فیض احمد گجراتی

شرح چندہ: سالانہ ۷/- روپے، ششماہی ۴/- روپے، ممالک غیر ۸/- روپے

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۴ اخاء ۱۳۴۴ ہش | ۱۰ رجب ۱۳۸۵ ھ | ۴ نومبر ۱۹۶۵ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شدید علالت

اور احباب جماعت کا فرض

احباب کرام دعاؤں صدقوں، نوافل اور تہجد کا سلسلہ جاری کریں

قادیان ۳۰ ستمبر - آج محلہ احمدیہ پر تشویش و فکر مندی کی گھٹائیں چھا گئیں جبکہ لنڈن، رنگون اور کولمبو سے بیک وقت قریباً ایک ہی مضمون کے تار موصول ہوئے جن میں یہ سخت تشویشناک اطلاع تھی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت شدید طور پر ناساز ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی تمام درویشوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ محترم جناب ناظر صاحب اعلیٰ کے حکم سے اسی وقت تمام دفاتر بند کر دیئے گئے۔ اور مسجد مبارک میں اجتماعی دعا کے لئے جمع ہونے کا ارشاد ہوا۔ چنانچہ سب درویش مسجد مبارک میں جمع ہوئے اور گیارہ بجے قبل دوپہر محترم امیر صاحب مقامی نے ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کروانے سے قبل ان تاروں کا مضمون محترم چوہدری مبارک علی صاحب نے سنایا۔ اور پھر محترم امیر صاحب مقامی نے حضور انور کی علالت کا ذکر کر کے تمام حاضرین کو مسلسل دعاؤں اور صدقات و نوافل وغیرہ کی تحریک فرمائی۔

یہ اجتماعی دعا جو قریباً بیس منٹ تک جاری رہی۔ سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی تھی۔ آنسوؤں اور سسکیوں اور چیخوں کا ایک سلسلہ جاری رہا۔ اور قلوب بے قرار قرقی کے ساتھ آستانۂ الٰہی پر سجدہ ریز رہے۔

مورخہ یکم اکتوبر کو جو تار ماریشس سے موصول ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک حضور انور بدستور علیل ہیں۔ اور حالت غیر تسلی بخش ہے۔ افسوس ہے کہ موجودہ غیر معمولی ہنگامی حالات کے باعث یہ امر ممکن نہیں کہ روزانہ حضور کی صحت کے بارہ میں خبر منگوائی جائے۔ ورنہ ہم ضرور اس پر عمل کرتے۔ اس لئے جو صورت ممکن ہے وہ یہی ہے کہ ہمیں بیرونی ممالک کے ذریعہ اور کسی قدر تاخیر کے ساتھ جو اطلاعات موصول ہوں وہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کے احباب کو پہنچائی جاتی رہیں۔ اور انشاء اللہ اس پر عمل ہوتا رہے گا۔

احباب کرام کا فرض ہے کہ اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے پُرسوز دعاؤں اور صدقات اور نوافل اور نفلی روزوں وغیرہ کا سلسلہ جاری کر دیں اور اس وقت تک جاری رکھیں جب تک اللہ اپنے فضل و کرم سے حضور انور کو صحت کاملہ عطا فرما دے۔

اب تک بیرونی ممالک سے اس سلسلہ میں جو تار موصول ہوئے ہیں۔ ان کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

۱- منجانب محترم امام صاحب مسجد فضل لنڈن۔ "حضرت امیر المومنین تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ مرض کا باعث خون کی خرابی ہے حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ خاص طور پر دعا کی درخواست ہے" (تار موصولہ ۶۵-۹-۳۰)

۲- مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب رنگون۔ "ربوہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت امیر المومنین تشویشناک طور پر بیمار

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

دفتر اول سال ۳۲ اور دفتر دوم سال ۲۲

تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - - - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم - - - وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

احباب جماعت احمدیہ ہندوستان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہر سال شروع نومبر سے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا آغاز ہوتا ہے۔ اور گذشتہ اکتیس سالوں میں ہر نئے سال کے آغاز کے موقعہ پر دوستوں کی خدمت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ پیغام پہنچایا جاتا رہا۔ حضور کی حالیہ غیر معمولی بیماری کی اطلاعات جماعتوں کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے پیارے محسن آقا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں اور حضور کی صحت کیلئے حسب توفیق صدقات دیں۔

حضور کی بیماری اور موجودہ غیر معمولی حالات کے پیش نظر جبکہ تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز پر ہم حضور کے پیغام سے محروم ہیں - اور یہ ممکن نہیں کہ بروقت دوستوں تک حضور کا تازہ پیغام پہنچایا جا سکے۔ میں حضور کے ایک اہم سابقہ ارشاد کو دوستوں تک پہنچاتے ہوئے مخلصین جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نئے سال کے وعدوں اور ادائیگی میں بلا توقف شمولیت اختیار کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

"تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا ہے بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبہ اسلام علی الادیان۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ جس غرض کیلئے احمدیت قائم کی گئی تھی اور جس غرض کیلئے کوئی شخص احمدیت میں داخل ہوتا ہے اسکے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کام دوسروں کا ہے میرا نہیں۔ اگر یہ کام اس کا نہ ہوتا تو اسے احمدیت میں داخل ہونے کی ضرورت کیا ہے . . . .

. . . اب جبکہ میں نے حقیقت کو کھول دیا ہے آئندہ یہ سوال ہی نہیں ہوگا کہ کون چندہ دیتا ہے اور کون نہیں دیتا بلکہ اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں ہر وہ شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ بھی ہو اس پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے . . . . . . اب صرف ان لوگوں کے وعدے لیکر نہیں بھجوانے جو پہلے سے وعدہ کرتے بلکہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو۔ جوان ہو۔ یا بوڑھا ہو مرد ہو یا عورت امیر ہو یا غریب اور پھر وہ خواہ کسی حیثیت کا ہو۔ اس کی حیثیت کے مطابق وعدے لیکر بھجوائیں"

تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے عظیم الشان نتائج اور اس تحریک کو مستقل طور پر ترقی کے ساتھ جاری رکھنے کے متعلق حضور اقدس کے تاکیدی ارشاد کی روشنی میں میں یہ امید رکھتا ہوں کہ جماعت کے تمام دوست اس مالی جہاد میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے

اس پیغام کو میں حضور اقدس کے ہی مندرجہ ذیل دعائیہ الفاظ کو دہراتے ہوئے ختم کرتا ہوں۔

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا! تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما، جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ آمین یا رب العالمین" خاکسار مرزا وسیم احمد قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے

ہم تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز کر رہے ہیں

تمام افرادِ جماعت دعاؤں اور قربانی کی روح کے ساتھ اس مبارک تحریک میں حصہ لیں

وعدوں کی فہرستیں جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں

ہم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر، اسی کے حضور دعا کرتے ہوئے اور اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز کر رہے ہیں۔ گذشتہ سالوں میں ہمارا یہ طریق رہا ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الفضل میں نئے سال کا اعلان ہونے پر جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو نئے سال کے آغاز کی اطلاع دی جاتی تھی۔ لیکن چونکہ موجودہ غیر معمولی ہنگامی حالات کے باعث الفضل نہیں آ رہا۔ اور دوسرے تمام ذرائع بھی مسدود ہیں۔ اس لئے اپنے سابقہ علم کی بناء پر کہ حضور یکم نومبر ہی سے نئے سال کا اعلان فرمایا کرتے ہیں۔ ہم نئے سال کے آغاز کا اعلان کر رہے ہیں۔ ہماری درخواست پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کے نام جو پیغام فرمایا ہے وہ اخبار بدر کے پہلے صفحہ پر شائع ہو رہا ہے۔

تحریک جدید ایک نہایت مبارک اور دائمی تحریک ہے۔ ہماری جماعت کے سپرد اللہ تعالیٰ نے زمین کے کناروں تک تبلیغ اسلام کرنے کا کام کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں یہ کام صرف چند سالوں کا نہیں بلکہ نسلاً بعد نسلٍ جماعت احمدیہ اس کام کو کرتی چلی جائے گی اس لئے ضروری ہے کہ تحریک جدید کو بھی ہمیشہ کے لئے جاری رکھا جائے حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم نے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنی ہے۔ ہم نے جبہ جبہ پر محمد رسول اللہ کی حکومت قائم کرنی ہے۔ یہ کام چند دنوں کا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کا ہے پس اب تمہیں بھی یہی کہنا چاہیئے کہ اب تین یا انیس کا کیا سوال ہے۔ ہم اسلام کی حفاظت کے لئے اس کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے دشمن ہماری لاشوں پر سے گزرے بغیر اسلام کے جسم تک نہیں پہنچ سکتا۔"

تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے کارہائے نمایاں دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک میں اتنے بڑے ہیں کہ جماعت کے تمام افراد پر واضح ہیں۔ آج یورپ امریکہ ایشیا اور افریقہ میں تحریک جدید کے سینکڑوں مشن کام کر رہے ہیں۔ اور جوں جوں کام بڑھتا چلا جا رہا ہے اس کے لئے اخراجات کی ضرورت بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور جو لوگ جوش اخلاص اور قربانی کے جذبہ کے ساتھ اس مبارک تحریک میں حصہ لیں گے اسلام کی تاریخ میں ان کے نام ادب و احترام کے ساتھ لئے جائیں گے حضور انور فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو! یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی وہ دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔

پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہو گا۔"

تحریک جدید کے کام کی نوعیت، اہمیت اور عظمت کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ جماعت کا ہر بچہ بوڑھا نوجوان مرد عورت اس میں حصہ لے۔ جو لوگ تحریک جدید کے دور اول میں حصہ نہیں لے سکے یا دور اول کے زمانہ میں وہ کم سن تھے یا بے کار تھے۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ وہ دور دوم میں حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید میں چندہ کی کم از کم شرح دس روپیہ مقرر فرمائی ہوئی ہے۔ اور آج کے دور میں دس روپیہ سالانہ بہت ہی معمولی بات ہے اس لئے جماعتوں کے عہدیدار کوشش کریں کہ ان کی جماعت کا ہر چھوٹا بڑا فرد اس بابرکت تحریک میں حصہ لے۔ کیونکہ دس روپیہ سالانہ یا ۸۴ نئے پیسے ماہوار ادا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

بلکہ وہ نوجوان جو پہلے بے کار تھے اور اب وہ ملازمت پر ہیں وہ تحریک جدید کے گذشتہ سالوں کا چندہ ادا کر کے بھی دور دوم کے سارے سالوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اس بارہ میں حضور انور فرماتے ہیں:۔

" اسی طرح وہ جسے پہلے اس تحریک کا علم نہ تھا یا وہ جو پہلے کلی طور پر نادار تھا اس سے بھی پہلے سالوں کا چندہ قبول کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً فرض کرو ایک شخص پہلے طالب علم تھا مگر بعد میں اسے نوکری ملازمت مل گئی۔ ایسے تمام لوگوں سے پہلے سالوں کا چندہ قبول کر لیا جائے گا۔"

پس جماعت کے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر ہر ہر فرد کے پاس پہنچ کر وعدے حاصل کریں۔ اور کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی فرد اس تحریک سے باہر نہ رہ جائے۔ اور صرف وعدے ہی نہ ہوں۔ بلکہ یہ بھی کوشش ہونی چاہیئے کہ وعدوں کی زیادہ سے زیادہ رقم نقد وصول ہو جائے کیونکہ گو وعدہ کرنا اخلاص کی نشانی ہے۔ لیکن وعدہ کی فوری ادائیگی تو اخلاص کی معیار کو اور بھی اونچا کر دیتی ہے۔

گذشتہ سالوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سے دوست وعدے تو کر دیتے ہیں۔ لیکن بار بار یاد دہانی کروانے کے باوجود ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اس سے مرکز کے کام کو نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ مرکز کا بجٹ تو وعدوں کی بناء پر ہی بنا لیا جاتا ہے۔ بعد میں جب وعدے کم وصول ہوتے ہیں۔ تو اخراجات میں لازماً کمی کرنی پڑتی ہے اس لئے عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ نہ صرف وعدے حاصل کرنے میں چستی سے کام لیں بلکہ وہ وعدے وصول کرنے میں ہمت سے کام لیں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے تمام افراد کو توفیق بخشے کہ وہ قربانی اور اخلاص کے جذبہ سے اس مبارک تحریک میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت ... آمین ثم آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ کی علالت

(بقیہ صفحہ اول)

ہیں۔ بوجہ جلدی بیماری اور پھوڑا کے۔ مہربانی فرما کر صدقہ دیں اور اجتماعی دعا کریں۔" (تار موصولہ ۳۰/۱۰/۶۵)

(۴) مکرم مولوی عبد القادر صاحب امیر جماعت احمدیہ کولمبو۔ "حضرت خلیفۃ المسیح تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ خاص اجتماعی دعا کے علاوہ صدقات کا انتظام فرما رہے ہیں۔"

(تار موصولہ ۳۰/۱۰/۶۵)

(۵) مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر۔ ماریشس حضرت امیر المومنین کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع ربوہ سے منگوائی جا رہی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پندرہ اکتوبر کو پھوڑا دن اور السر کی تکلیف ہو گئی۔ تین روز بعد انفلوئنزا کے حملہ کی وجہ سے طبیعت بہت کمزور ہو گئی اور اس کمزوری کے باعث انفکشن بڑھ گئی ہے اور صحت کی عام حالت بھی غیر تسلی بخش ہو گئی ہے (موصولہ ۱/۱۱/۶۵)

(۶) مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب، رنگون۔ آپ کا تار ملا۔ ربوہ اطلاع بھجوا دی گئی ہے۔ حضور کا ٹمپریچر زیادہ ہے۔ اور حالت پہلے جیسی ہے۔

(تار موصولہ ۱/۱۱/۶۵)

خطبہ جمعہ

جماعت میں قومی اور ملّی روح پیدا کریں تعلیم دین پھیلائیں جسمانی اور دماغی آوارگی کو روکیں

مجلس خدام الاحمدیہ کے بعض فرائض کا بیان

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ر فروری ۱۹۳۹ء بمقام قادیان

سلسلہ ہائے
اس سال جلسہ سالانہ پر میں نے جو تقریر کی تھی۔ اس میں بتایا تھا کہ

نبوت کی پہلی غرض

ملّی روح کا پیدا کرنا تھا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السّلام کی نبوت اور شریعت کا مرکزی نقطہ ملّی روح کا پیدا کرنا ہی تھا اس وقت لوگ گناہ سے واقف نہ تھے اور نہ ہی ثواب کی زیادہ راہیں ابھی تک کھلی تھیں۔ اس وقت حضرت آدم کی نبوت کی غرض یہی تھی کہ تعاون کی رُوح جو ایک حد تک اُبھر چکی تھی اسے مکمل کریں۔ اور اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملّی روح کا سبق وہ سبق ہے جو ہمارے روحانی باپ نے دیا۔ اور

سب سے پہلا الہام

جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا وہ ملّی روح کے لئے ہی تھا۔ یعنی یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔ اے آدم تو اور تیرے ساتھی جنت میں رہو یعنی اکٹھے مل کر تعاون کے ساتھ رہو اور ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ کرو۔

جنت کی تشریح

اسلام نے یہ کی ہے کہ دلوں سے کینہ و بغض نکال دیا جائے گا اور جب یہ حکم ہو کہ جنت میں رہو تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اپنی زندگی میں جنت کی کیفیت پیدا کرو باہم تعاون کے ساتھ رہو ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ سے بچو۔ جماعتی نظام کو نمایاں کرو اور شخصی وجود کو اس کے تابع رکھو اور دراصل اس کے بغیر حقیقی تعاون کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ حقیقی تعاون کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ انسان

شخصی آزادی کو قربان

کردے۔ دو شخص اکٹھے چل رہے ہیں ایک تیز چلنے والا ہے اور دوسرا کمزور۔ اب دونوں کے اکٹھا چلنے کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ تیز چلنے والا اپنی رفتار کو کم کردے اور آہستہ چلنے لگے۔ کیونکہ کمزور تو تیز نہیں چل سکتا۔ ایک بوڑھا جو لاٹھی ٹیک کر چلتا ہے اور ایک تیز چلنے والا نوجوان اکٹھے چلیں اور بوڑھا یہ امید رکھے کہ نوجوان آہستہ چلے اور نوجوان یہ کہ بوڑھا تیز چلے تا دونوں اکٹھے چل سکیں تو تم سمجھ سکتے ہو کہ دونوں میں سے کس کی امید بر آئے گی یقیناً بوڑھے کی۔ کیونکہ بوڑھا اگر کوشش بھی کرے تو بھی تیز نہیں چل سکتا۔ لیکن نوجوان آہستہ چل سکتا ہے۔ اور اگر چاہے تو اپنی رفتار سست کر کے بوڑھے کو ساتھ لے جا سکتا ہے اور اس لئے دونوں میں سے وہی مطالبہ صحیح ہو سکتا ہے جو ممکن ہے۔ نوجوان اگر یہ مطالبہ کرے کہ بوڑھا تیز چل کر اس کے ساتھ چلے۔ تو اس کا یہ مطالبہ بے وقوفی کا مطالبہ سمجھا جائے گا۔ کیونکہ تیز چلنا بوڑھے کے لئے ممکن ہی نہیں ہاں وہ خود تیز چلنے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی آہستہ چل سکتا ہے لیکن جب یہ ایسا کرتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوں کہ

اپنی آزادی پر قید

لگاتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اسے طاقت دی ہے کہ چار پانچ میل ایک گھنٹہ میں طے کر جائے۔ مگر چونکہ اس کا ساتھی بوڑھا ہے اور پون میل سے زیادہ نہیں چل سکتا اس لئے یہ بھی اپنی رفتار اتنی ہی کر لیتا ہے اور اتنا ہی چلتا ہے۔ اس کا اتنی کم رفتار سے چلنا اس کی اپنی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے کہ اپنے بوڑھے اور کمزور ساتھی کو ساتھ لے جا سکے اور یہی

حقیقی تعاون

ہے کہ انسان کو اختیار اور طاقت حاصل ہو رتبہ حاصل ہو اور روپیہ موجود ہو مگر وہ ان کے متعلق اپنے اختیارات پر خود قیود لگا دے۔ روپیہ خرچ کرنے کے لئے موجود ہو مگر کم خرچ کرے یا اسے دوسروں کے لئے خرچ کرنے لگے۔ موجود ہونے کے باوجود کم خرچ کرنے کی مثال روزہ ہے۔ اور دوسروں کی خاطر خرچ کرنے کی مثال صدقہ ہے۔ روزہ میں کم خرچ کیا جاتا ہے ایک امیر آدمی بھی سب کچھ موجود ہونے کے باوجود اپنی شکل غریبوں کی سی بناتا ہے۔ دراصل سحری کی غرض یہی ہے کہ انسان جو کچھ کھاتا ہے چوری چھپے کھاتا ہے اور جب لوگوں کے سامنے آتا ہے تو ایسی حالت میں کہ اس کے چہرہ سے فاقہ کشی اور غربت کے آثار ہویدا ہوتے ہیں۔ اور اس طرح وہ جسے کھانے کو ملتا ہے اور وہ بھی جسے نہیں ملتا سب یکساں نظر آتے ہیں۔ جو کچھ کھانا ہوتا ہے وہ سحری کے وقت ہی کھا لیا جاتا ہے اور ایک دوسرے کے سامنے آنے کے وقت سب کی شکلیں غربت ظاہر کر رہی ہوتی ہیں حج کی بھی یہی صورت ہے سب کے لئے حکم ہے کہ ایک چادر لپیٹ لو۔ اور اس طرح لباس میں سب تکلفات۔ کوٹ صدری۔ قمیص۔ بنیان وغیرہ اُڑ گئیں۔ پھر اس چادر کی سلائی کو بھی روک دیا کیونکہ سب فیشن دراصل سلائی سے ہی پیدا ہوتے ہیں صرف ایک کپڑا پہننے کی اجازت ہے اور سب کے لئے یہی حکم ہے۔ اسی طرح ہماری شریعت نے دونوں رنگ رکھے ہیں کہیں تو کم خرچ کرنے کو کہا ہے اور کہیں دوسروں کیلئے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے روپیہ موجود ہے۔ مگر انسان اس کو [illegible] نال نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ اپنے غریب یا نادار بھائی کے مشابہ نظر آسکے یا چیز موجود ہے مگر اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ دوسرے کو دے دو۔ اور

اسی کا نام ملّی روح ہے

یعنی اپنی طاقتوں کو اور ذرائع کو مقید اور محدود کر دیا جائے اور اس ملّی روح کے کمال کا نقطہ یہ ہے کہ انسان کے اندر یہ بات پیدا ہو جائے کہ جہاں میری ذات کا مفاد میری قوم کے مفاد سے ٹکرائے وہاں

قومی مفاد کو مقدّم کرونگا

اور اپنی ذات کو نظر انداز کر دونگا اور جب کسی جماعت میں یہ بات پیدا ہو جائے تو وہ کسی سے ہارتی نہیں۔ صحابہ کرام کی حالت ہمارے سامنے ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے لئے صحابہ جو قربانیاں کرتے تھے وہ بھی دراصل اسلام کے لئے ہی تھیں کیونکہ وہ آپ کو

اسلام کا مکمّل نمونہ

خیال کرتے تھے اور اس لئے آپ کے مقابلہ میں اپنی شخصیتوں کو بالکل نظر انداز کر دیتے تھے مذہبی جماعتوں میں تو یہ روح بہت بڑی ہوتی ہے۔ .... پس خدام الاحمدیہ اس بات کو اپنے پروگرام میں خاص طور پر ملحوظ رکھیں کہ قومی اور ملّی روح کا پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔

دوسری بات جو انہیں اپنے پروگرام میں شامل کرنی چاہیئے۔ وہ

اسلامی تعلیم سے واقفیت پیدا کرنا

ہے۔ خدام الاحمدیہ کا اہم فرض یہ ہے کہ اپنے ممبروں میں قرآن کریم باترجمہ پڑھنے اور

پڑھنا ... کا انتظام کریں اور چونکہ وہ خدام الاحمدیہ میں صرف اپنی خدمت کے لئے ان کا وجود نہیں اس لئے جماعت کے اندر قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنا ان کے پروگرام کا خاص حصہ ہونا چاہیئے۔

تیسری بات جوان کے پروگرام میں ہونی چاہیئے

وہ آوارگی کا مٹانا

ہے۔ آوارگی بچپن میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی بڑی ذمہ داری والدین اور اساتذہ پر ہوتی ہے۔ وہ چونکہ احتیاط نہیں کرتے اس لئے بچے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہٹانے کے لئے کتنا انتظام کیا ہے کہ فرمایا بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں اذان اور تکبیر کہی جائے اور اس طرح عمل سے بتا دیا کہ

بچہ کی تربیت چھوٹی عمر سے

شروع ہونی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ بچوں کو مساجد اور عیدگاہوں میں ساتھ لے جانا چاہیئے۔ خود آپ کا اپنا طریق بھی یہی تھا۔ آج کل تو یہ حالت ہے کہ سترہ اٹھارہ سال کے نوجوان بھی بیہودہ حرکت کریں تو والدین کہہ دیتے ہیں کہ ابھی "نیانا" یعنی کم عمر ہے۔ لیکن ادھر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس حدیثیں سناتے ہیں جبکہ ان کی عمر صرف تیرہ سال کی ہے امام مالک کے درس میں امام شافعی شریک ہونے کے لئے گئے۔ ان کے درس میں بیٹھنے کے لئے یہ ضروری شرط تھی کہ طالب علم قلم دوات لے کر بیٹھے۔ اور جو کچھ وہ بتائیں نوٹ کرتا جائے۔ امام شافعی کی عمر اس وقت صرف نو سال کی تھی امام مالک نے انہیں بیٹھے دیکھا تو کہا بچے تم کیوں بیٹھے ہو۔ امام شافعی نے جواب دیا کہ درس میں شامل ہونے آیا ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ اب تک کیا پڑھا ہے انہوں نے بتایا کہ یہ یہ پڑھ چکا ہوں۔ اس پر امام مالک نے کہا کہ تم بہت کچھ پڑھ چکے ہو مگر میرے درس میں بیٹھنے کا یہ طریق نہیں۔ یہاں تو قلم دوات لے کر بیٹھنا چاہیئے۔ امام شافعی نے کہا کہ میں کل بھی بیٹھا تھا۔ آپ دوسرے طلباء سے مقابلہ کرا لیں۔ امام صاحب کی عادت تھی کہ اگلے روز نوٹوں کو سنتے اور کوئی غلطی ہوتی تو اس کی اصلاح کر دیتے تھے اس دن جو انہوں نے گذشتہ نوٹ سننے شروع کئے تو جب پڑھنے والا غلطی کرتا۔ امام شافعی جھٹ اس کو ٹوک دیتے کہ امام صاحب نے یوں نہیں بلکہ یوں فرمایا تھا۔ چنانچہ امام مالک نے ان کو بغیر قلم دوات کے اپنے درس میں بیٹھنے کی اجازت

دے دی۔ حالانکہ اور کسی کو اس کی اجازت نہ تھی۔ یہ بات کیوں تھی اس لئے کہ ماں باپ نے شروع میں ہی ان کو علم کے حصول میں لگا دیا تھا۔ بلکہ ہمارا "نیانا پن" یعنی بچپن اٹھارہ بیس سال تک نہیں جاتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں

عمر کے دو ہی حصے

سمجھے جاتے ہیں ایک وہ جب بچہ سمجھا جاتا ہے اور ایک وہ جب وہ بے کار بوڑھا ہوتا ہے اور اس طرح کام کا کوئی وقت آتا ہی نہیں۔ ایک دفعہ ایک عورت جس کی عمر کوئی پینسٹھ سال کی ہوگی مجھ سے کوئی بات کر رہی تھی اور بار بار کہتی تھی کہ "ما بچے یتیماں نے رحم کرو" یعنی ہم یتیموں پر رحم کریں یہ کوئی پانچ سات سال کی بات ہے اور اس وقت اس کی عمر ۶۵ سال کی ہوگی۔ تو گویا ہمارے ہاں یا تو آدمی بچہ ہوتا ہے اور یا پیر فرتوت جسے پنجابی ستر بہترا کہتے ہیں۔ یہ بہت

حماقت کی بات

ہے کہ بچوں کو چھوٹا سمجھ کر انہیں آوارہ ہونے دیا جائے۔ اگر بچوں سے صحیح طور پر کام لیا جائے تو وہ کبھی آوارہ ہو ہی نہیں سکتے اگر انہیں گلیوں اور بازاروں میں آوارہ پھرنے کی بجائے مجلسوں میں بٹھایا جائے تو بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ میری تعلیم تو کچھ بھی نہ تھی۔ لیکن یہ بات تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں جا بیٹھتا تھا۔ حضرت خلیفۂ اول کی مجلس میں چلا جاتا تھا۔ کھیلا بھی کرتا تھا مجھے شکار کا شوق تھا فٹ بال بھی کھیل لیتا تھا لیکن گلیوں میں بے کار نہیں پھرتا تھا۔ بلکہ اس وقت مجلسوں میں بیٹھتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ بڑی بڑی کتابیں پڑھنے والوں سے میرا علم خدا تعالے کے فضل سے زیادہ تھا۔ علم گدھوں کی طرح کتابیں لاد لینے سے نہیں آجاتا۔ آوارگی کو دور کرنے سے علم بڑھتا ہے اور ذہن میں تیزی پیدا ہوتی ہے پس اساتذہ افسران تعلیم اور خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ

بچوں سے آوارگی کو دور کریں

یہ آوارگی کا ہی اثر ہے کہ ہم ادھر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور ادھر گلی میں بچے گالیاں بک رہے ہوتے ہیں . . . . . . میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے احمدیوں کے بچے گالیاں دے رہے ہوتے ہیں اور ان کے ماں باپ اور اساتذہ کو احساس تک نہیں ہوتا کہ ان کی اصلاح کریں۔ پھر میں نے دیکھا ہے

مدرسہ احمدیہ کے طلباء

... گلیوں میں سے گذرتے ہیں تو گاتے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ وقار کے سخت خلاف ہے۔ اور اس کے یہ معنے ہیں کہ شرم و حیا جو دین کا حصہ ہے بالکل جاتی رہی ہے۔ پھر میں نے دیکھا ہے کہ نوجوان ایک دوسرے کی گردن میں بانہیں اور ہاتھ ڈالے چلے جا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ سب باتیں وقار کے خلاف ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ میرا ایک دوست تھا۔ بچپن میں ایک دفعہ ہم دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بیٹھے تھے کہ حضرت خلیفہ اوّل نے دیکھا۔ میری تو آپ بہت عزت کرتے تھے۔ اس لئے مجھے تو کچھ نہ کہا۔ لیکن اس کو اس قدر ڈانٹا کہ مجھے بھی سبق حاصل ہو گیا۔ ہمارے ملک میں کہتے ہیں کہ "... تینوں آکھاں نونہیں تو کن رکھ" یعنی بات تو میں اپنی لڑکی سے کہتی ہوں۔ مگر بہو اسے غور سے سنے۔ اسی طرح حضرت خلیفہ اوّل نے اسے ڈانٹا۔ مگر مجھے بھی سبق ہو گیا کہ یہ بری بات ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں کو

اسلامی آداب

سکھانے کی طرف توجہ ہی نہیں کی جاتی نوجوان بے تکلفانہ ایک دوسرے کی گردن میں بانہیں ڈالے پھر رہے ہوتے ہیں حتیٰ کہ پیر سامنے بھی ایسا کریں۔ میں انہیں کوئی باک نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کو یہ احساس ہی نہیں کہ یہ کوئی بری بات ہے ان کے ماں باپ اور اساتذہ نے ان کی اصلاح کی طرف کبھی کوئی توجہ ہی نہیں کی حالانکہ یہ چیزیں

انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر

ڈالتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگوں کی بچپن میں تربیت کا آپ پر بڑا اثر ہے۔ اور جب وہ واقعہ یاد آتا ہے تو بے اختیار ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ ایک دفعہ میں ایک لڑکے کے کندھے پر کہنی ٹیک کر کھڑا تھا کہ ماسٹر قادر بخش صاحب نے جو مولوی عبد الرحیم صاحب درد کے والد تھے اس سے منع کیا اور کہا کہ یہ بہت بری بات ہے اس وقت میری عمر بارہ تیرہ سال کی ہوگی لیکن وہ نقشہ جب بھی میرے سامنے آتا ہے ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے اسی طرح ایک صوبیدار صاحب مراد آباد کے رہنے والے تھے۔ ان کی ایک بات بھی مجھے یاد ہے۔ ہماری والدہ چونکہ دلی کی ہیں اور دلی بلکہ لکھنؤ میں بھی "تم" کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ بزرگوں کو بے شک آپ کہتے ہیں لیکن ہماری والدہ کے کوئی بزرگ چونکہ یہاں تھے نہیں کہ ہم ان سے "آپ" کہہ کر کسی کو مخاطب کرنا بھی سیکھ سکتے۔ اس لئے میں دس گیارہ سال

کی عمر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "تم" ہی کہا کرتا تھا۔ اللہ تعالے ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے مدارج بلند کرے۔

صوبیدار محمد ایوب خاں صاحب

مراد آباد کے رہنے والے تھے۔ گورداسپور میں مقدمہ تھا۔ اور میں نے بات کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "تو" کہہ دیا۔ وہ صوبیدار صاحب مجھے الگ لے گئے اور کہا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ہیں اور ہمارے لئے محل ادب ہیں۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ "تم" کا لفظ برابر والوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ بزرگوں کے لئے نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اس کا استعمال میں بالکل برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ پہلا سبق تھا جو انہوں نے اس بارہ میں مجھے دیا۔ پس

بڑوں کا فرض

ہے کہ چھوٹوں کو یہ آداب سکھائیں۔ اگر ایک ہی شخص کہے تو ان پر اثر نہیں ہوتا۔ بچے سمجھتے ہیں یہ ضدی سا آدمی ہے یونہی ایسی باتیں کرتا رہتا ہے اگر باپ کہے اور ماں نہ کہے تو سمجھتے ہیں باپ ظالم ہے اگر یہ اچھی بات ہوتی تو ماں کیوں نہ کہتی۔ اگر ماں باپ کہیں اور استاد نہ کہے۔ تو سمجھتے ہیں۔ اگر یہ بات اچھی ہوتی تو استاد کیوں نہ کہتا۔ اور اگر استاد بھی کہے اور دوسرا کوئی نہ کہے۔ تو سمجھتے ہیں اگر یہ اچھی بات ہوتی۔ تو کوئی دوسرا شخص کیوں نہ کہتا لیکن اگر ماں باپ بھی کہیں استاد بھی کہیں۔ اور دوسرے لوگ بھی کہتے رہیں تو وہ بات ضرور دل میں راسخ ہو جاتی . .

ایک چھوٹا سا ادب

خطبہ کو توجہ سے سننا

ہے۔ اور میں کئی بار اس کی طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ مگر میں

نے دیکھا ہے لوگ برابر باتیں اور اشارے کرتے رہتے ہیں اور اساتذہ یا دوسرے لوگ کوئی دباؤ نہیں ڈالتے کہ جس سے اصلاح ہو۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ عادت ہمیشہ ہی چلتی چلی جاتی ہے۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا میں خطبہ پڑھ رہا تھا ایک شخص کو میں قریباً پندرہ منٹ تک دیکھتا رہا کہ وہ اپنے ایک بعد میں آنے والے دوست کو برابر اشارے کرتا رہا کہ آگے آجاؤ۔ اگر بچپن میں ماں باپ یا استاد یا دوسرے لوگ اسے یہ بتاتے کہ یہ ناجائز ہے۔ اور کہ یہ تمہاری اپنی ہدایت کا

سوال پیدا ہو جائے تو دوسرے کو گمراہی سے بچانے کا موقعہ نہیں ہوتا۔ تو وہ اس گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اس جوش کی وجہ سے کہ دوست آگے آ جائے اور خطبہ سن لے۔ اسے اشارے کرتا تھا لیکن وہ شرم کی وجہ سے آگے نہ بڑھتا تھا۔ اور اگر یہ مسئلہ بچپن سے ہی اس کے ذہن نشین ہوتا تو کبھی دوسری طرف اس کی نظر ہی خطبہ کے دوران میں نہ اٹھتی۔ اور اس طرح کسی کو اشارے کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ اور یہ دوسرے کی ہدایت کے جوش میں خود گمراہی کا مرتکب ہوتا یہ تربیت سے تعلق رکھنے والے مسائل ہیں اور ان سے آوارگی دور ہوتی ہے۔

ہر بچہ کو ہر وقت

کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھنا

چاہیئے۔ میں کھیل کو بھی کام ہی سمجھتا ہوں یہ کوئی آوارگی نہیں۔ آوارگی میرے نزدیک فارغ اور بے کار بیٹھنے کا نام ہے یا اس چیز کا کہ باہوں میں باہیں ڈال لیں اور گلیوں میں پھرتے رہیں۔ اس بات کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہیئے کہ بچے پڑھیں یا کھیلیں یا کھائیں اور یا سوئیں۔ کھیل آوارگی نہیں۔ اس لئے اگر وہ دس گھنٹے بھی کھیلتے ہیں۔ تو کھیلنے دو اس سے ان کا جسم مضبوط ہوگا اور آوارگی بھی پیدا نہ ہوگی۔ پس کھیلنا بھی ایک کام ہے جس طرح کھانا اور سونا بھی کام ہے۔ مگر

خالی بیٹھنا اور باتیں کرنا

آوارگی ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعت کے بچوں میں آوارگی پیدا نہ ہو ــــ ...... میں نے دیکھا ہے کئی لوگ گھنٹوں دکانوں پر بیٹھے فضول باتیں کرتے رہتے ہیں حالانکہ اگر اس وقت کو وہ تبلیغ میں صرف کریں تو

کئی لوگوں کو احمدی بنا سکتے ہیں

لیکن فضول وقت ضائع کر دیتے ہیں اور اگر کام کے لئے پوچھا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ فرصت نہیں۔ حالانکہ اگر فرصت نہیں ہوتی تو دکانوں پر کس طرح بیٹھے باتیں کرتے رہتے ہیں

ایک اور ذریعہ اصلاح کا یہ بھی ہے کہ بیٹھ کر علمی اور دینی باتیں کی جائیں۔

اچھے انداز میں گفتگو کرنا

بھی ایک خاص فن ہے ایسی مجلسوں میں علمی اور دینی باتیں ہوں۔ لیکن بحث مباحثہ نہ ہو۔ اس چیز کو بھی میں آوارگی سمجھتا ہوں اور میرے نزدیک یہ بات سب سے زیادہ دل پر زنگ لگانے والی ہے۔ مباحثہ کرنے والوں کے مدِ نظر تقویٰ نہیں بلکہ مدِ مقابل کو چپ کرانا ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ مباحثات سے بچتا ہوں ....

پس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ اس قسم کی آوارگیوں کو خواہ وہ دماغی ہوں یا جسمانی روکیں۔ اور دور کریں کھیلنا آوارگی میں داخل نہیں۔ ایک دفعہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا۔ ایک شخص نے خواب میں مجھے کہا کہ فلاں شخص ورزش کر کے وقت ضائع کرتا ہے۔ اور میں رؤیا میں ہی اسے جواب دیتا ہوں کہ

یہ وقت کا ضیاع نہیں

جب کوئی اپنے قویٰ کا خیال نہیں رکھتا تو دینی خدمات میں پوری طرح حصہ نہیں لے سکتا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے سبق دیا تھا کیونکہ مجھے ورزش کا خیال نہیں تھا۔ تو ورزش بھی کام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مونگریاں اور مگدر پھیرا کرتے تھے بلکہ وفات سے دو سال قبل مجھے فرمایا کہ کہیں سے مونگریاں تلاش کرو جسم میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ میں نے کسی سے لا کر دیں۔ اور آپ کچھ دن انہیں پھراتے رہے بلکہ مجھے بھی بتاتے تھے کہ اس اس رنگ میں اگر پھیری جائیں۔ تو زیادہ مفید ہیں۔ یہی ورزش

انسان کے کاموں کا حصہ

ہے۔ ہاں گلیوں میں بے کار پھرنا بے کار بیٹھے باتیں کرنا آوارگی ہے۔ اور ان کا انسداد خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ اگر تم لوگ دنیا کو وعظ کرتے پھرو۔ لیکن احمدی بچے آوارہ پھرتے رہیں تو تمہاری سب کوششیں رائیگاں جائیں گی۔ پس تمہارا فرض ہے کہ ان باتوں کو روکو۔ دکانوں پر بیٹھ کر وقت ضائع کرنے والوں کو منع کرو ...... پہلے پہل لوگ تمہیں گالیاں دیں گے۔ برا بھلا کہیں گے۔ اور کہیں گے کہ آ گئے ہیں

خدائی فوجدار

اور طنز یہ رنگ میں کہیں گے۔ لیں بڑے احمدی تو یہ ہیں ہم تو یونہی ہیں لیکن آخر وہ اپنی اصلاح پر مجبور ہوں گے اور پھر تمہیں دعائیں دیں گے جیسا کہ میں نے بتایا ہے جن لوگوں نے میری تربیت میں حصہ لیا۔ اور کوئی اچھی بات بتائی جب بھی وہ یاد آتی ہے میرے دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے (الفضل ۳/۲۹ ملخصاً)

شیخ محمد محبوب صاحب دیودرگ کی وفات

مورخہ ۲۸/۱۰/۶۵ کو صبح دس بجے میرے والد محترم شیخ محمد محبوب صاحب مدرس وظیفہ یاب ساکن دیودرگ ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ ہم چھوٹی عمر میں اپنے والد محترم کے سایہ سے محروم ہو گئے۔ جس کا ہم کو بے حد رنج و غم ہے مگر سہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترم والد صاحب نے ۱۹۳۳ء میں احمدیت کو قبول کیا۔ آپ کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ بڑی نرمی اور سنجیدگی سے تبلیغ کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اور اردو کے اشعار خوب مزے لے کر خوش الحانی سے پڑھتے۔ سننے والے متاثر ہوتے تھے۔

تبلیغ کا شوق اس واقعہ سے اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے جب وظیفہ لینے کے لئے تحصیل جاتے۔ کلرک ہندو تھا آپ کو الگ لے جاتا اور کہتا کہ مولوی صاحب دھرم کی باتیں سناؤ۔ کافی دیر تک مذہبی گفتگو کرتے رہتے۔ جب اس کلرک نے سنا کہ شیخ محبوب صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ تو اس نے گھر آ کر بہت اظہار افسوس کیا۔ اور بعض قبر پر کئی روز تک جا کر خاموش کھڑا رہتا۔ آپ نے اپنی بیماری میں بھی تبلیغ کو نہ چھوڑا۔ اور ہسپتال کے عملہ کو بھی تبلیغ کرتے رہے۔

جتنا آپ میں تبلیغ کا شوق تھا اتنا ہی آپ کے اندر مہمان نوازی کی صفت بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جب کوئی سلسلہ کا آدمی آتا تو خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ فوراً ہوٹل سے چائے وغیرہ منگواتے اور گھر آ کر کھانا تیار کرنے کے لئے کہتے چندوں کی ادائیگی کا انہیں بہت خیال رہتا۔ آخری وقت بھی چندہ لے کر اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیا۔ روح قبض ہونے سے چند منٹ قبل بھی چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ الحمد للہ میری والدہ محترمہ نے آپ کی وفات کے تین دن بعد آپ کا سب بقایا ادا کر دیا ہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں جن میں سے دو لڑکیوں کی قادیان میں درویشوں کے ساتھ شادی ہوئی ہے۔ (۱) محمد دین صاحب (۲) صوفی غلام احمد صاحب درویش قادیان آپ کے داماد ہیں

آخر میں اپنے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نے محترم والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کا خدا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(امۃ البشریٰ بانو دختر مرحوم و مغفور دیودرگ)

سیکولر اسلام"۔ ماہنامہ معارف (اکتوبر و نومبر) کے شذرات میں بسلسلہ مرحوم مسلم یونیورسٹی:۔

"پہلے نیشنلسٹ مسلمانوں کو اپنے مذہب و ملت اور اپنی تہذیب و روایات کا بھی کچھ لحاظ تھا۔ اب وہ نیشنلسٹوں کے مقابلہ میں بہت پیچھے رہ گئے ہیں اور سیکولر مسلمانوں کا نیا طبقہ پیدا ہو گیا ہے جس نے پوری زندگی کو سیکولرازم کے دائرے میں داخل کر لیا ہے اور اپنی تہذیب و ثقافت کو بھی سیکولر بنا چاہتا ہے۔ اور اس میدان میں ان سے مسابقت شروع ہو گئی ہے دیکھنا یہ ہے کہ سیکولرازم کی انتہا کہاں جا کر ہوتی ہے اور اس میدان بازی کن خوش قسمتوں کے ہاتھ میں رہتی ہے ہمارے خیال میں سیکولر مسلمان کی اصطلاح میں بھی فرقہ پروری کی بو آتی ہے مسلمان کو بھی اڑا دینا چاہیئے تاکہ بغیر کسی آمیزش کے سیکولرازم باقی رہ جائے۔

جی ہاں۔ اور اس دن کے طلوع ہونے میں (خاکم بدہن) اب دیر ہی کتنی ہے ــ۔ اسلام کے معاً بعد ظہور بدعتی اسلام کا ہوا۔ اور پھر عجمی اسلام اور سندی اسلام مل کر حلیہ بگاڑتے ہے یہاں تک کہ نوبت "ماڈرن" اسلام کے ظہور و نمود کی آ گئی۔ اور اب سر تازہ ترین فتنہ "سیکولر اسلام" نے اٹھایا ہے جو اپنی شر انگیزی اور فتنہ خیزی میں اپنے سارے پیش روؤں سے بڑھ گیا ہے اس کی دعوت کھلے بندوں یہ ہے کہ اسلام کے کیا انفرادی اور کیا اجتماعی ہر امتیازی نشان کو مٹا دو پرانے نیشنلسٹ مسلمان کو اسلام بہر حال عزیز تھا۔ نئے سیکولر مسلمان کو اولی درجہ میں سیکولرازم عزیز ہے اور اس وبا کے عموم اور ذہن و دماغ کی مرعوبیت کا یہ عالم ہے کہ خود جاں نثار صاحب کی زبان سے اب جو بیان شائع ہوتے ہیں باوجود ان کی یکسر مذہبی شخصیت کے کیا مجال جو بھول کر بھی نام بھی اسلام کا نہیں آنے پاتا۔ شروع بھی وہ تعلیم کے ذکر سے کرتے ہیں اور ختم بھی تعلیم ہی کے ذکر پر ہو جاتے ہیں!

(صدق جدید ۲۹/۱۰/۶۵)

تبرکات

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے درس الحدیث کے مختصر نوٹ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جنگ میں شہید ہو گئے اور اپنے پیچھے ایک بہت بڑا کنبہ چھوڑ گئے۔ حضرت جابر رضؓ ان کے بیٹے تھے وہ اپنے باپ کے اہل و عیال کی کفالت کرتے تھے۔ چونکہ کنبہ زیادہ تھا۔ اور آمدنی کی صورت ابھی کوئی نہیں تھی۔ انہوں نے مدینہ کے یہودیوں سے بیع سلف کی کہ مجھے تم اس وقت کھجوریں دے دو اور جب میرے باغ کی کھجوریں پک جائیں گی تو اس وقت میں قرضہ اتار دوں گا۔ لیکن اس سال کسی وجہ سے پھل بہت کم لگا۔ اور جب اُن کے اُتارنے کا وقت آیا تو سب قرض خواہ جمع ہو گئے۔ اور قرض کا مطالبہ کرنے لگے۔ حضرت جابر رضؓ نے انہیں کہا کہ اس وقت جتنی کھجوریں اُترتی ہیں۔ وہ سب لے جاؤ۔ اور باقی حساب میری طرف رہے۔ اس کے لئے تم مجھے ایک سال کی مہلت دو۔ اگلے سال میں سب ادھار اتار دوں گا۔ مگر یہودی کسی طرح رضامند نہ ہوئے۔ اور یہی مطالبہ کرتے رہے کہ سب قرض ادا کرو۔ آخر حضرت جابر رضؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں گئے۔ اور حضورؐ سے درخواست کی کہ میری سفارش ان یہودیوں سے فرمائیں۔ شاید وہ حضور کی بات مان کر مجھے ایک سال کی مہلت دے دیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت جابر رضؓ کی درخواست پر ان کے باغ میں تشریف لے گئے۔ اور یہودیوں کو کہا۔ کہ تم جابر کی سب کھجوریں جو اتری ہیں لے جاؤ۔ اور جو قرض باقی رہے اس کے بارے میں اُسے مہلت دے دو۔ مگر ان بدبختوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات بھی نہ مانی اور مُہلت دینے سے انکار کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس وقت مدینہ کے خود مختار فرمانروا تھے۔ اور یہود وغیرہ رعایا کی حیثیت سے وہاں رہتے تھے۔ مگر پھر بھی یہود نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ ہم آپ کی سفارش قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مخالفین جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر الزام لگاتے ہیں کہ آپ مدینہ میں رہ کر (نعوذ باللہ) وجاہت پسند ہو گئے تھے۔ اور غیر مسلموں پر جبر کرتے تھے۔ انہیں سوچنا چاہیئے کہ اگر یہ بات تھی تو ان یہودیوں کو ایسی جرأت کیوں ہوئی۔ اور وہ کیوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کہنے کے باوجود اپنی بات پر اڑے رہے۔ جبکہ وہ جانتے تھے کہ ہم آپ کی ذمی رعایا ہیں۔ وہ اس لئے اڑے رہے کہ ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے ذرہ بھر بھی جبر کا ڈر نہ تھا۔ وہ جانتے تھے کہ اگر ہم نے آپ کی سفارش کو پورا نہ بھی کیا تو بھی آپ اس وجہ سے کوئی نقصان نہ پہنچائیں گے۔

ایک معمولی نمبردار کی سفارش کو رد کرتے ہوئے انسان ڈرتا ہے کہ مبادا یہ مجھے کسی وقت نقصان پہنچائے۔ مگر دیکھئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو خود مختار بادشاہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کی رعایا کا ایک معمولی یہودی آپؐ کی سفارش کو کس دلیری سے رد کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ آپ کے دل میں کسی کے متعلق کینہ نہیں رہتا اور آپ سے کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔

جب یہود میں سے کسی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات نہ مانی تو حضورؐ باغ کے گرد گھومے اور برکت کے لئے دعا فرمائی۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کھجوریں اتار کر قرض ادا کر دو۔ حضرت جابر رضؓ نے ایسا ہی کیا۔ اور خدا کا فضل ایسا شامل حال ہوا۔ کہ وہی کھجوریں جو سب کو تھوڑی معلوم دیتی تھیں اور یہودی ان سب کو لے کر اور ان کے علاوہ اور اگلے سال لینے کے لئے تیار نہ تھے ان میں ایسی برکت ہوئی کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا نہ صرف سارا قرض اُتر گیا۔ بلکہ زائد تیرہ وسق یعنی تقریباً ساڑھے بارہ من کھجوریں بچ رہیں جو کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے سال بھر کے خرچ کے لئے کافی تھیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خوشخبری سُنائی۔ تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا اشھد انی رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں خدا کا رسول ہوں

کھجور کی خصوصیات

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ رضؓ کے سامنے ایک پہیلی بیان فرمائی۔ جو یہ ہے کہ ایک ایسا درخت ہے جو برکت اور فوائد کے لحاظ سے ایک مسلمان کی طرح ہے۔ بتاؤ وہ کونسا درخت ہے صحابہ رضؓ قیاس دوڑانے لگے۔ مگر بتا نہ سکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ھی النخلۃ وہ کھجور ہے۔

کھجوریں بعض ایسی خصوصیات ہیں جو کسی اور درخت میں نہیں پائی جاتیں۔ مثلاً کھجور کا پھل صرف آم اور کیلا کی طرح پھل ہی نہیں بلکہ عمدہ غذا بھی ہے۔ یعنی آم وغیرہ تو ایک دو دنوں کے بعد خراب ہو جاتے ہیں لیکن کھجور غلہ کی طرح بہت لمبے عرصہ تک رکھی جا سکتی ہے۔ اور اسے لگاتار مہینوں غذا کی طرح استعمال کر سکتے ہیں۔ کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

پھر اس کے رس سے میٹھا حاصل کیا جاتا ہے۔ گٹھلی بھی کام آتی ہے۔ جانوروں کو کوٹ کر کھلائی جاتی ہے۔ پتے بھی فائدہ مند ہیں۔ درخت کا تنا جڑ وغیرہ سب مفید ہیں۔ غرض کھجور خواہ کسی حالت میں ہو مفید ہے

یہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی مثال نفع مند ہونے کے لحاظ سے مسلمان سے دی ہے۔ گویا حضورؐ کے نزدیک مسلمان کا نافع الناس ہونا ضروری ہے۔

ناشتہ کے فوائد

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوروں کا ناشتہ کرے وہ اس دن زہریلی چیز اور سحر کے ضرر سے بچا رہے گا۔ دنیا میں دو قسم کے سامانوں سے انسان کو نقصان پہنچتا ہے۔ ایک مادی جیسے زہر ہے یا مختلف قسم کی بیماریاں ہیں۔ دوسری غیر مادی جیسے مسمریزم کا اثر ہے۔ کسی چیز کا ڈر اور خوف ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ بات ظاہر ہے کہ طاقتور انسان ہر قسم کے حملہ کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور غذا سے طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے ڈاکٹر ہیضہ کے دنوں میں خالی پیٹ باہر نکلنے سے روکتے ہیں۔ کیونکہ خالی پیٹ انسان بہت جلد بیماری کے حملہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ حضور نے اسی قسم کے مضرات سے بچانے کے لئے فرمایا کہ صبح کے وقت ناشتہ ضرور کر لیا کرو۔ خواہ سات کھجوروں کا کیوں نہ ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ سات کھجوریں ہی کھانے سے انسان ضرور اس قسم کی نقصان دہ چیزوں سے بچ جاتا ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ اگر کوئی اور اسباب ہوں جو انسان کو ضرور بیمار کرنے والے ہیں تو صبح کا ناشتہ اسے ہر مختلف قسم کی بیماریوں سے بچا سکتا ہے۔ (الفضل ٢٩/١١ ۲٧)

سیاست کی ناکامی آچاریہ ونوبا بھاوے کی ایک تازہ تحریر ہے:۔

"ریاست دلوں کو توڑتی ہے۔ جوڑتی نہیں۔ پنجاب کے دو ٹکڑے کئے گئے۔ بنگال کے دو ٹکڑے کئے۔ کوریا کے دو ٹکڑے کئے۔ ویٹ نام کے دو ٹکڑے کئے۔ کشمیر کے دو ٹکڑے کئے۔ جتنی سیاست کی بات کرو گے مار کھاؤ گے۔ اسی لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ سیاست سے مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ دوستی اور پریم سے ہی تمام مسئلے حل ہوں گے۔ سیاست کو جانا ہی ہوگا۔ اور پریم و محبت کو اس کی جگہ آنا ہی ہوگا"!

خیر پاکستان تو اب بہر حال ایک علیحدہ ہی ملک ہے وہاں کسی ہندی کی شنوائی کیوں ہونے لگی۔ لیکن خود ہندوستان تو ونوبا جی کا اصلی دیس ہے۔ خود وہیں ان کی کون سُنے گا؟ ہندوستان کی کل ۸۰ فی صدی آبادی بھی اگر یہ سُن لیتی۔ اور اسے دل میں اُتار لیتی۔ تو آج عالم ہی دوسرا ہوتا!۔۔۔ بھاوے جی اور انہی کی نہیں۔ راج گوپال اچاریہ۔ اور جے پرکاش نرائن اور سری پرکاش کی باتوں کی ناقدری جتنی ملک میں آج ہے۔ اس سے قبل کبھی کیوں ہوئی ہوگی!۔۔۔ صدا بصحرا کا تجربہ شعر و مجاز میں نہیں۔ حقیقت کی ٹھوس اور سنگین دنیا میں!

(صدق جدید لکھنؤ ٢٩ /٦)

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حیدر آباد

قرآن کریم کا مطالعہ ہمیں اس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ چونکہ خدا تعالےٰ جو کہ تمام جہانوں اور زمانوں کا رب ہے اس کی تمام صفات ہمیشہ کے لئے دائم و قائم ہیں لہٰذا کسی زمانہ میں بھی اس کی کوئی صفت معطل نہیں۔

اپنے پیارے اور چنیدہ بندوں سے کلام کرنا اور وحی والہام کے ذریعہ احکام و ہدایات نازل فرمانا بھی خدا تعالےٰ کے بے شمار صفات میں سے ایک ہے یہ صفت بھی دیگر صفات کی طرح کسی صورت میں اور کبھی بھی معطل نہیں ہوگی

اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس میں خدا تعالےٰ سے علم و وحی پاکر اور اس کے کلام سے مشرف ہوکر مجددین، اولیاء اور اقطاب وغیرہ آتے رہتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں بھی ایسے وجود پائے جاتے ہیں جن کے ساتھ خدا تعالےٰ ہمکلام ہوتا ہے۔ اُن پر وحی والہام کی باتیں نازل کرتا ہے۔

چنانچہ اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اس زمانہ کے مجدد اعظم اور خاتم الاولیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے۔ بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین اُمت جو شرفِ اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندۂ حضرت عزت موجود ہے۔ (چشمہ مسیحی ص۱۸)

نیز آپ اجرائے وحی والہام کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور کامل اطاعت کے ساتھ مشروط کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"..... اور سب کے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا"۔ (تجلیات الٰہیہ ص۲۴، ۲۵)

آپ کو اپنی اس وحی اور کلام الٰہی پر اتنا کامل یقین تھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ

"میں خدا تعالےٰ کی تیئیس برس کی متواتر وحی کو کیوں کر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی تھیں"۔ (حقیقۃ الوحی)

نیز فرماتے ہیں کہ:۔

"مجھے اس خدا کی قسم ہے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا..... ..... اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

گویا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود اقدس خدا تعالےٰ کی ہستی کا زندہ و جاوید ثبوت ہے اور اس بات کی روشن اور واضح دلیل ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے پیارے بندوں کو اب بھی شرف مکالمہ و مخاطبہ بخشتا ہے اور اس کی یہ صفت عالیہ کسی صورت میں بھی معطل نہیں ہے۔

اس کے برعکس عامۃ المسلمین اور اُن کے نام نہاد علماء از راہِ تعصب اس زمانہ کے مامور کا انکار کرنے کی غرض سے اس بات کے قائل نہیں کہ خدا تعالےٰ اب کسی سے کلام کر سکتا ہے اور اسے وحی والہام سے مشرف فرما سکتا ہے۔ ان کے خیال میں گویا خدا تعالےٰ جو کسی زمانے میں اپنے نیک بندوں سے بولتا تھا اب اس نے بولنا چھوڑ دیا۔ اور اس کی صفت تکلم نعوذ باللہ معطل ہو گئی۔ اس غلط عقیدے کی بناء پر ہی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر کفر اور اخراج از دائرہ اسلام کا فتویٰ صادر کیا تھا۔ حالانکہ اُن کا یہ خیال قرآنی آیات اور ارشادات نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور اقوال آئمہ سلف کے خلاف ہے۔

قرآن کریم صاف اور واضح رنگ میں بیان فرماتا ہے کہ خدا تعالےٰ آئندہ بھی ضرورت کے مطابق وحی والہام کا سلسلہ جاری رکھے گا۔ کسی مدعی وحی کو محض اس لئے کافر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ نزول وحی کا دعویدار ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ (حٰم سجدہ ع۴)

یعنی یقیناً وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کو اپنا رب اور پالنہار بناتے ہیں اور پھر استقامت اختیار کرتے ہیں ان پر خدا تعالےٰ کی طرف سے فرشتوں کا نزول ہوگا (جو انہیں بشارت دیں گے کہ) اے مؤمنو! تم خوف مت کرو اور غم نہ کھاؤ بلکہ اس جنت کے متعلق جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے خوشی مناؤ اور وہ فرشتے کہیں گے کہ اے مؤمنو! ہم اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی تمہارے ساتھ ہیں"۔

یہ آیت کتنی وضاحت سے بتاتی ہے کہ مستقیم الحال مؤمنوں پر خدا تعالےٰ کی طرف سے فرشتوں کے ذریعہ وحی کا نزول ہوتا رہے گا۔ گویا سچے اور زندہ ایمان کا ثمرہ ہی اللہ تعالےٰ کی وحی اور اُس کی طرف سے الہام و کلام کے نزول کو بتایا گیا ہے۔ اگر امت محمدیہ اس نعمت سے محروم ہے تو ماننا پڑے گا کہ گویا ایمان میں استقامت اختیار کرنے والا امت میں ایک بھی نہیں رہ گیا!! (العیاذ باللہ)

ایک اور مقام پر فرمایا:

یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (نحل ع۱)

یعنی خدا تعالےٰ اپنا کلام دے کر فرشتوں کو بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل فرماتا رہتا ہے کہ تم لوگوں کو ڈراؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس مجھ سے ہی ڈرتے رہا کرو۔

اسی طرح فرمایا:۔

رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ (مومن ۲)

یعنی خدا تعالےٰ بہت بلند درجات والا اور صاحب عرش ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنا کلام نازل فرماتا ہے تا وہ دوسرے لوگوں کو بھی روز قیامت سے ڈراتا رہے۔

مذکورہ بالا آیات میں خدا تعالےٰ نے تتنزل۔ یلقی۔ ینزل مضارع کے صیغے استعمال فرمائے ہیں۔ اور عربی قواعد کی رو سے صیغہ مضارع حال اور مستقبل دونوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے گویا کہ یہ تمام آیتیں ہمیں بتاتی ہیں کہ نزول وحی و الہام اور نزول ملائکہ جس طرح پہلے زمانوں میں ہوا کرتا تھا۔ اسی طرح حال میں بھی اور آئندہ زمانوں میں بھی ہوا کرے گا۔ اس سلسلہ میں بھی کسی قسم کا انقطاع اور تعطل واقع نہیں ہے۔

آخر الذکر تینوں آیتوں میں خدا تعالےٰ نے روح کے نزول کا ذکر فرمایا ہے۔ قرآن کریم کی دیگر آیتوں کی روشنی میں روح سے حضرت جبرئیل علیہ السلام اور کلام الٰہی مراد بیان رکھتا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ اوحینا الیک روحا من امرنا۔ یعنی ہم نے تیری طرف وحی نازل کی اپنے کلام کی۔ نیز مفسرین قرآن کریم اور بعض آئمہ اسلام نے بھی روح سے حضرت جبرئیلؑ اور کلام الٰہی مراد لئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت امام فخر الدین رازیؒ نے بعض مفسرین کے چند اقوال درج کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ والاصح ان الروح ھھنا جبریل (تفسیر کبیر جلد ۸ ص۳۳۳) یعنی صحیح بات یہ ہے کہ یہاں روح سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہے

علاوہ ازیں تفسیر جلالین میں روح کا ترجمہ کلام الٰہی کیا گیا ہے۔ نیز نواب صدیق حسن خان صاحب نے اپنی مایہ ناز تصنیف حجج الکرامہ ص۱۳۸ میں بھی اسی بات کا اظہار فرمایا ہے۔

غرض خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ اس بات کا اظہار فرمایا کہ وہ اپنے پیارے

نازل ہوتا رہا اور وحی نازل فرماتا رہتا ہے۔ اس نزول وحی میں کسی قسم کا کوئی انقطاع نہیں ہوا۔

اُمتِ محمدیہ کے سلف صالحین اور آئمہ کرام اس بات کے قائل تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی وحی و الہام کا دروازہ کھلا ہے۔

چنانچہ الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربی نے آیۂ کریمہ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وھذا امر موجود فی رجال اللہ من الاولیاء (فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۴۱۷) یعنی وحی الٰہی کا وجود اولیاء اللہ کے خواص میں موجود ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح کا ایک فرمان بھی قابل قدر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اِنَّ کلامہٗ سبحانہ وتعالٰی مع البشر قد یکونُ شفاھًا وذالک الافراد من الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات وقد یکونُ ذالک لبعضِ الکُمَّل من مُتابعیہم . . . . فاذا اکثر الناس ھٰذا القسم من الکلام مع واحدٍ منھم سمّی محدّثًا کما امیر المؤمنین عمر رض

یعنی خدا تعالےٰ کا انسان سے مکالمہ کبھی بالمشافہ ہوتا ہے اور یہ اکثر انبیاء کرام کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی ایسا کلام انبیاء علیہم السلام کے کامل فرمانبرداروں کے ساتھ ہوتا ہے جو انبیاء کرام کی پیروی کے نتیجے ... تے ہیں . . . . پس جب ایسا کلام کثرت کے ساتھ ان کاملوں کے ساتھ ہو تو اُسے محدّث کہتے ہیں جیسے حضرت عمر رض ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی نے اپنا یہ بیان حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی بنیاد پر فرمایا ہے کہ

لقد کان فی من قبلکم من بنی اسرائیل رجالٌ یکلّمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یکُ فی اُمتی منھم احدٌ فعُمر (بخاری کتاب الفضائل عمر رض)

یعنی تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے آدمی ہوا کرتے تھے جن سے خدا تعالےٰ کلام کیا کرتا تھا، حالانکہ وہ نبی نہ ہوتے تھے۔ پس میری اُمت میں بھی ایسے آدمی ہوں گے ان میں ایک حضرت عمر رض بھی ہیں۔

حضرت امام مذکور رح نے ایسے کاملین کا نام محدّث رکھا ہے۔ جن پر خدا تعالےٰ کا کلام نازل ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ رض نے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ کیف محدَّث۔ یعنی اے رسول خدا محدّث کسے کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تکلّم الملائکۃ علیٰ لسانھم یعنی محدّث وہ ہیں جن سے فرشتے اُن کی زبان میں کلام کرتے ہیں (تاریخ الخلفاء بحوالہ طبری)

مذکورہ حوالوں سے صاف عیاں ہے کہ سلف الصالحین اور آئمہ کرام بھی اس بات کے قائل تھے کہ رسول کریم صلعم کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے محبوب بندوں کو شرف کلام بخشتا رہتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے وہ مخالفین جو انقطاع وحی کے قائل ہیں ہمیشہ یہ دعویٰ کرتے ہیں جس کے اثبات میں قرآن و حدیث سے کوئی ثبوت پیش کرنے سے وہ عاجز ہیں کہ وحی و الہام پیغمبروں کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔ غیر پیغمبر اس نعمت سے محروم ہیں حالانکہ یہ عقیدہ قرآن کریم کے نص صریح کے برخلاف ہے۔ خدا تعالےٰ واضح رنگ میں فرماتا ہے کہ

وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ (مائدہ ع ۱۵)

یعنی ہم نے حواریوں کی طرف وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔

اس آیہ کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے متعلق صاف طور پر فرمایا کہ ہم نے ان پر وحی نازل کی تھی۔ حالانکہ یہ ایک مسلّمہ امر ہے کہ حواری انبیاء نہیں تھے بلکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متبع تھے۔

(۲) نیز خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ

وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ ... الیشاء (شوریٰ ع ۵)

یعنی خدا تعالےٰ کسی بشر سے تین طریقوں سے کلام کرتا ہے۔ وحی کے ذریعہ پس پردہ یا فرشتہ بھیج کر۔

سورۃ ازیں خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ عورتوں پر بھی وحی نازل کئے جانے کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ

(۱) وَاَوْحَیْنَا اِلٰۤی اُمِّ مُوْسٰۤی یعنی ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر وحی نازل کی (قصص ع ۱)

(۲) وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَطَہَّرَکِ یعنی فرشتوں نے حضرت مریم کو خدا تعالےٰ کا یہ پیغام پہنچایا کہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو برگزیدہ کیا ہے اور پاکیزہ ٹھہرایا ہے (آل عمران ع ۵)

(۳) وَامْرَاَتُہٗ قَآئِمَۃٌ فَضَحِکَتْ فَبَشَّرْنٰہَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآئِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ (ہود ع ۷)

یعنی حضرت ابراہیم کی بیوی کو خدا تعالےٰ نے اسحٰق اور اُن کے بعد یعقوب کی بشارت دی۔ اور (یہ بشارت سن کر) وہ کھڑی ہنس رہی تھیں۔

یہ تمام آیتیں بتاتی ہیں کہ خدا تعالےٰ نے عورتوں پر بھی وحی والہام کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کا یہ ارشاد ہے کہ خدا تعالےٰ نے عورتوں کو نبی اور رسول بنا کر نہیں بھیجا۔

پس ان سب آیات کی موجودگی میں یہ دعویٰ کرنا کہ وحی صرف نبیوں اور رسولوں کے لئے مخصوص ہے غیر نبی کو نہیں ہوا کرتی باطل اور خلاف قرآن ہے۔

اگر خدا تعالےٰ کی صفت متکلم کو معطل تصور کر لیا جائے تو خدا تعالےٰ میں اور معبودانِ باطلہ میں کوئی تمیز نہیں رہے گی کیونکہ خدا تعالےٰ نے معبودانِ باطلہ کے متعلق فرمایا ہے کہ

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُہُمْ وَلَا یَہْدِیْہِمْ سَبِیْلًا (اعراف ع ۱۸)

یعنی کیا مشرکین اس بات پر غور نہیں کرتے کہ ان کے معبود نہ اُن سے کلام کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے قرب کی راہ بتاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں خدا تعالےٰ نے معبودانِ باطلہ ... عدم تکلم کو ان کی موت اور بطالت اور ... اپنے حی و قیوم ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔

نیز خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَہُمْ بِشَیْءٍ (رعد ع ۲) وہ لوگ جو خدا کو چھوڑ کر معبودانِ باطلہ کو پکارتے ہیں وہ ان پکارنے والوں کی کسی پکار کو سن کر جواب نہیں دے سکتے اسی طرح خدا تعالےٰ معبودانِ باطلہ کے متعلق فرماتا ہے کہ:

اِنْ تَدْعُوْہُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَکُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَکُمْ (فاطر ع ۲)

یعنی اگر تم اپنے معبودوں کو پکارو گے تو وہ تمہاری دعائیں نہیں سن سکتے۔ اگر اُنہوں نے بفرض محال تمہاری دعائیں سن بھی لیں تو جواب ہرگز نہیں دے سکتے۔

اس کے مقابل پر خدا تعالےٰ اپنی نسبت فرماتا ہے:۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (بقرہ ع ۲۳)

یعنی جب میرا بندہ میری ہستی کے متعلق دریافت کرے تو کہہ میں بالکل قریب ہوں اور جب بھی وہ مجھے پکارے میں اُس کو جواب دیتا ہوں۔ گویا بندے کی پکار پر خدا تعالےٰ کا جواب دینا اور اس سے ہمکلام ہونا وحی والہام کے سلسلہ کے جاری و ساری رہنے کی زبردست دلیل ہے۔

اگر ہم خدا تعالےٰ کی اس صفت کا انکار کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم بھی دیگر مذاہب کی طرح دنیا کے سامنے ایک ایسے خدا کو پیش کرنے والے بنیں گے جو گونگا ہے۔ اور جس کی صفت تکلم معطل ہو چکی ہے (العیاذ باللہ)

الغرض اُمتِ محمدیہ میں اجرائے وحی والہام کا انکار قرآنی تعلیم اور ارشاداتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے بالکل خلاف ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ خدا تعالےٰ کی ہستی صرف ایک خیالی تصور یا خیالی فلسفہ سمجھا جاتا ہے۔ حی و قیوم سچے خدا نے اپنی ہستی کا زندہ ثبوت بہم پہنچانے کے لئے ایک شخص کو قادیان کی سرزمین سے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں آپ ہی کی اُمت میں سے کھڑا کر دیا ہے۔ اور انہیں اپنے پاک و مطہر مکالمہ و مخاطبہ کا شرف بخشا ہے۔

جنہوں نے آکر خدا تعالےٰ کے وجود اور اس کی تمام صفات کے ... ثبوت کے طور پر اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور اپنے اس دعوے کی تردید کے لئے تمام جہان کو چیلنج کیا کہ ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس ... بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

دنیا کی کتابوں میں قرآن نرالا ہے

از جناب مست شاہ آف بھدرواہی

جو رہبری کرتا ہے وہ انسان نرالا ہے
جو کفر کو مٹا دے وہ ایمان نرالا ہے
سارے جہاں میں عرب کا سلطان نرالا ہے
دنیا کی کتابوں میں قرآن نرالا ہے

اخبار و آراء

اخبار

ویر چکر پانے والے نائب رسالدار ایوب خاں

نئی دہلی ۲۲ راکتوبر۔ نائب رسالدار ایوب خاں کو پاکستان کے خلاف حالیہ کارروائیوں میں بہادری کے صلے میں ویر چکر عطا ہوا ہے اُنہوں نے ۹ ستمبر کو دشمن کی بکتر بند گاڑیوں سے اپنی رجمنٹ کے پہلے ان کے مقابلے میں دشمن کے دو ٹینک تباہ کئے۔ دشمن نے ہمارے دستوں کو سیالکوٹ سیکٹر میں جو آگے کی طرف بڑھ رہے تھے چاروں طرف سے گھیرنا چاہا۔ چنانچہ سکویڈرن کمانڈر نے حکم دیا کہ گھوم کر دشمن کے اس اقدام کو روکا جا سکے۔ نائب رسالدار ایوب خاں نے فوراً گھوم کر دشمن کے ان ٹینکوں کی طرف پیشقدمی کی جو ہمارے دستوں کو عقب سے منقطع کر دینے کی کوشش میں لگے تھے

نائب رسالدار ایوب خاں راجستھان میں ضلع جھنجھنوں کے رہنے والے ہیں اُنہوں نے ۱۹۵۰ء میں فوج میں شرکت کی۔ ان کے باپ کا نام امام علی خاں تھا۔ اُنہوں نے بھی اسی رجمنٹ میں تقریباً ۲۰ سال کام کیا اور ۱۹۴۷ء میں ریٹائر ہو گئے۔ (الجمعیۃ دہلی ۲۵ ۱۰/۶۵)

جنرل نمو جنوری میں ریٹائر ہونے والے ہیں

سرینگر ۲۴ راکتوبر۔ ہندوستان اور پاکستان کے لئے اقوام متحدہ کے چیف فوجی مبصر جنرل نمو کو جلد ہی تبدیل کر دیا جائے گا۔ یہ اطلاع باوثوق ذرائع سے معلوم ہوئی ہے۔ جنرل نمو آسٹریلیا کے ہیں اور حال ہی میں اُنہیں کشمیر اور کشمیر سے باہر جنگبندی کی نگرانی کا کام سونپا گیا تھا۔ گذشتہ پندرہ برس سے وہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے چیف مبصر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ وہ جنوری سے ریٹائر ہو رہے ہیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان نے جنرل نمو پر جانبداری کا شبہ کرتے ہوئے سیکرٹری جنرل سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ جنرل نمو کو تبدیل کر دیا جائے۔ (الجمعیۃ دہلی ۲۵ ۱۰/۶۵)

ہر مذہب کے سپاہی دشمن کے خلاف شانہ بشانہ لڑے

نئی دہلی ۲۴ راکتوبر۔ صدر کانگرس مسٹر کامراج کی تقریر آج ریڈیو سے جنوب مشرقی ایشیا میں رہنے والے ہندوستانیوں کے نام نشر کی گئی۔ انہوں نے ہندوستانیوں سے اپیل کی کہ وہ بیرونی ملکوں میں ہندوستان کا وقار بڑھائیں۔ اُنہوں نے کہا کہ دنیا نے مان لیا ہے کہ ہند اور پاکستان کی حالیہ لڑائی جمہوریت اور ڈکٹیٹر شپ کی لڑائی ہے پاکستان نے ہندوستان کے متعلق غلط اندازہ لگایا تھا۔ اب ثابت ہو گیا ہے کہ ہندوستان کسی اچانک حملہ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور اس کو پسپا کر سکتا ہے۔ پاکستان کے حملہ کے مقابلہ میں تمام ہندوستانی ہندو مسلم سکھ عیسائی فردِ واحد کی طرح اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہر مذہب کے سپاہی دشمن کے خلاف شانہ بشانہ لڑے اور جمہوریت کی بقا کے واسطے قربانیاں دیں۔ (الجمعیۃ دہلی ۲۷ ۱۰/۶۵)

صدر سوکارنو کے بعد میجر جنرل احمدی انڈونیشیا کے سب سے بڑے لیڈر

جکارتا ۲۵ راکتوبر۔ انڈونیشی وزیر اطلاعات میجر جنرل احمدی نے کہا کہ انڈونیشیا میں اخبارات کی کڑی اسکریننگ کی جائے گی۔ ریڈیو جکارتا نے کہا کہ چار افسران کو اس لئے برخاست کر دیا گیا ہے کہ وہ یکم اکتوبر کی سازش میں ملوث تھے۔ ان میں سے ایک لیفٹیننٹ کرنل اور باقی تین میجر ہیں ان کو تحقیقات کے بعد رہا کیا گیا۔ صدر سوکارنو کے اختیارات میں کمی کا ایک خاص نتیجہ یہ ہوا ہے کہ انڈونیشی سیاست دانوں اور خصوصاً وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو کا مستقبل غیر یقینی ہو گیا ہے۔ انہیں صدر سوکارنو کا جانشین تصور کیا جاتا تھا۔ ڈاکٹر سوباندریو کسی سیاسی پارٹی کے آدمی نہیں لیکن کمیونسٹ پارٹی سے ان کا گہرا تعلق ہے۔ اس بنا پر ان کے مستقبل کے بارہ میں شکوک کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ حالیہ ناکام بغاوت سے قبل وہ انڈونیشیا میں دوسرے نمبر کی شخصیت تھے۔ لیکن اب یہ مقام میجر جنرل احمدی وزیر اطلاعات کو حاصل ہو گیا ہے۔ انڈونیشیا کی سات سیاسی پارٹیوں نے صدر سوکارنو سے پھر مطالبہ کیا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی پر پابندی لگائی جائے۔

(الجمعیۃ دہلی ۲۷ ۱۰/۶۵)

کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا

دہلی ۲۵ راکتوبر۔ مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کی طرف سے ہندوستان کو کچلو تحریک کے سلسلہ میں جو دن منایا گیا اس کی تفصیلات حکومت ہند کو ڈھاکہ میں ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمیشن کی طرف سے موصول نہیں ہو سکی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مواصلات کا نظام معطل ہے لیکن تیسرے ذرائع سے حکومت ہند کو جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ مظاہروں کے دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ (الجمعیۃ دہلی ۲۷ ۱۰/۶۵)

مسلمان ہندوستان کے قابلِ فخر شہری اور قیمتی سرمایہ ہیں

نئی دہلی ۲۴ راکتوبر۔ آل انڈیا ریڈیو سالیڈیریٹی کونسل کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر گوپال سنگھ ممبر پارلیمنٹ نے آج وزیر اعلیٰ مغربی بنگال کے اس بیان پر سخت تکلیف اور ناگواری کا اظہار کیا ہے جس میں وزیر اعلیٰ مغربی بنگال مسٹر پی۔ سی۔ سین نے پاکستان کے "ہندوستان کو کچل دو" دن پر حکومت پاکستان کو متنبہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس کے اقدامات کا اثر وہاں کی اقلیت پر پڑنے کا اندیشہ ہے اگر ایسا ہوا کہ وہاں کی اقلیت پر تشدد اور ان کی جائیدادوں کو لوٹا اور جلایا گیا تو اس کے اثرات مغربی بنگال اور ہندوستان کے دوسرے مقامات پر بھی پڑینگے۔"

ڈاکٹر گوپال سنگھ نے اپنے بیان میں وزیر اعلیٰ کے مذکورہ بالا بیان کو غیر ذمہ دارانہ اور سخت تکلیف دہ بتلاتے ہوئے کہا کہ اس بیان سے ہندوستانیوں اور وطن عزیز کی کوئی خدمت نہیں ہوئی ہے۔ اس سے صرف پاکستان کو ہی کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے آگے چل کر کہا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں اور اقلیتوں نے ملک کے تحفظ اور دفاع میں جو پائدار خدمات انجام دی ہیں اور جس عظیم حب الوطنی کا مظاہرہ کیا ہے کیا اس کے لئے ان کو کسی کے ردِ عمل کے لئے فرقہ پرستوں کی حوصلہ افزائی کا پہلو اختیار کر کے غنڈوں کے رحم و کرم پر چھوڑنا معقولیت ہو سکتی ہے؟

ڈاکٹر صاحب نے زور دے کر کہا کہ مسلمان ہندوستان کے قابل فخر شہری اور قیمتی سرمایہ ہیں ان میں بے اعتمادی یا کسی قسم کا خوف و ہراس پیدا کرنا ہندوستان کے آئین کی توہین ہے" پاکستانی حکمرانوں کی ہندوستان دشمنی اور اُن کا جنگجویانہ رویہ یقیناً باعث نفرت اور قابل مذمت ہے مگر ہندوستانی مسلمان پاکستان کے نہ کسی فعل کے ذمہ دار ہیں نہ وہاں کے حکمران انکے زیر اثر ہیں۔ حیرت ہے کہ مسٹر سین نے اتنی ذمہ دارانہ پوزیشن رکھتے ہوئے بھی اتنی واضح بات کو محسوس نہیں کیا اور پاکستانی حکمرانوں پر غصہ میں اتنا غیر ذمہ دارانہ بیان دے ڈالا۔

چوہوں اور بندروں کے خلاف جنگ

کلکتہ ۲۵ راکتوبر (یو۔ این۔ آئی) مرکزی وزیر خوراک مسٹر سبرامانیم نے آج عوام سے اپیل کی کہ وہ چوہوں اور بندروں کے خلاف جنگ شروع کر دیں جو ان کاشتکاروں کی ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سبرامانیم نے کہا کہ ہندوستان میں چوہوں کی تعداد اس کی آبادی سے دس گنا زیادہ ہے اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں بندر اور دوسرے کیڑے مکوڑے ہیں جو ہماری فصلوں کا ایک اچھا خاصا حصہ کھا جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ خوراک کے معاملہ میں خود کفیل ہونے کی کوششوں کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ عوام فرض سمجھ کر چوہوں کی آبادی کو ختم کریں اور بندروں کی تباہی کے سلسلہ میں اپنی اوہام پرستی کو ختم کریں اُنہوں نے مزید کہا کہ بندروں نے راون کے خلاف رام کی مدد کی تھی مگر آج یہ ہمیں نقصان پہونچا رہے ہیں۔ (الجمعیۃ ۲۸ ۱۰/۶۵)

پاکستان کے ساتھ حالیہ لڑائی میں پنجاب کے نقصانات

چنڈیگڑھ ۲۶ راکتوبر۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان حالیہ لڑائی میں دشمن کی کارروائی کے نتیجہ کے طور پر ۲۵۷ سویلین باشندے ہلاک اور ۳۶۸ زخمی ہوئے۔ اس امر کی رپورٹ وزیر ریلیف اینڈ ری ہیبلی ٹیشن سردار گوردیال سنگھ ڈھلون نے پنجاب اسمبلی میں پیش کی اور بتایا کہ جنگ کی وجہ سے پنجاب کے ۳۹۵۵۷ اشخاص بے گھر ہوئے ان میں ۲۳۶۱۱ ضلع امرتسر میں ۱۴۴۴۶ ضلع فیروزپور میں اور ۱۵۰۰ ضلع گورداسپور کے رہنے والے ہیں۔ ضلع امرتسر میں ۱۲۹ اشخاص ہلاک اور ۱۱۰ زخمی ہوئے۔ پاکستان نے ہمارے ۵۲ دیہات اور دو سب تحصیل پر قبضہ کر لیا ہے ضلع فیروزپور میں ہمارے ۱۳۱ دیہات دشمن کی کارروائی سے متاثر ہوئے جبکہ دیگر اضلاع سے اطلاعات کا انتظار ہے اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں دشمن کی کارروائی سے ۱ کروڑ ۶۲ لاکھ روپیہ کی جائیداد کو نقصان پہنچا جبکہ ۳۴ لاکھ روپے کی فصل تباہ ہوئی اور ۴۹ لاکھ روپیہ کی قیمت کے مویشی مارے گئے سرکار کی آمدنی میں لڑائی کی وجہ سے ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ کی کمی ہوئی جبکہ ۳۴۵ سرحدی دیہات میں ۵۴ لاکھ روپیہ بطور مالیہ آبیانہ متاثر

آرا ء

فولادی عزم

"وزیر اعظم شری لال بہادر شاستری نے کل بمبئی میں چوپاٹی پر ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پاکستانی حکمرانوں کو خبردار کیا کہ وہ ہزار سال جنگ کی باتیں بھلے ہی کریں۔ لیکن یاد رکھیں کہ کشمیر پر قیامت تک قبضہ نہیں کر سکتے۔ ہندوستان کمر کس کر تیار ہو چکا ہے۔ خواہ کتنی ہی لمبی جنگ لڑنی پڑے ہندوستان لڑے گا۔ لیکن ایک انچ زمین بھی پاکستان کو نہیں دے گا۔ شری شاستری کی اس گرج کے پیچھے جو آہنی عزم ہے۔ اس سے یقینا طور پر ہماری فوجوں اور عوام کے اونچے حوصلے اور اونچے ہو گئے ہیں۔

شری نہرو کے بعد جب شری شاستری نے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا تو سبھی لوگوں کا خیال تھا کہ شری شاستری طبعاً امن پسند صلح جو اور صاف طینت ہیں۔ اس لئے موجودہ الجھنوں سے عہدہ برآ ہونا ان کے لئے آسان نہ ہوگا۔ کسی کو یقین نہ تھا کہ جس آدمی کو زمانہ امن کے لئے سب سے موزوں وزیر اعظم تصور کیا جاتا ہے وہ جنگ کے زمانے کے لئے بھی اتنا موزوں ہوگا۔ شری شاستری کی ان صلاحیتوں کا آپ اظہار ہوا ہے اس پر ساری دنیا کو حیرانی ہے۔ اور ہمیں حیرانی نہیں بلکہ فخر ہے۔ شری شاستری کا یہ اعلان کہ پاکستان قیامت تک کشمیر پر قبضہ نہیں کر سکے گا۔ ہندوستانی عوام کے دلوں کی آواز ہے۔" (روزنامہ سماچار پٹنہ ۱۹ 10/65)

دیش واسیو! دیوالی مبارک ہو

(پرتاپ جالندھر ۲۴ اگست ۱۹۶۵ء)

میں جانتا ہوں کہ آج ہمارے دیش کے ہزارہا گھروں میں ماتم منایا جا رہا ہے۔ مجھے اس بات کا بھی احساس ہے کہ آج سینکڑوں، شاید ہزاروں بچے اس انگلی کی تلاش میں ہوں گے جسے پکڑ کر وہ دیوالی کے دن کھلونے لینے کے لئے بازار جایا کرتے تھے مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آج کا دن ہماری کئی مائیں اور بہنیں روتی اور سسکیاں بھرتے ہی گذار دیں گی۔ اور مجھے اس بات کا بھی پتہ ہے۔ کہ آج کے دن کئی بہنیں اپنے سہاگ کی تلاش کریں گی۔ جو شاید اب انہیں پھر نہ مل سکے گا۔

یہ دیوالی ہمارے لئے ایک لحاظ سے ایک ماتمی دیوالی ہے۔ جب ہزارہا گھروں میں ماتم ہو رہا ہو۔ تو ہم خوشی کیسے منا سکتے ہیں؟ ایسے ہی وقت میں کسی قوم کی یک جہتی کا امتحان ہوتا ہے۔ اور اس کی یکجا طاقت پرکھی جاتی ہے۔ لیکن اگر ہر شخص اپنے ہی ڈھنگ سے سوچے اور اپنے ہی ارادہ کے مطابق کام کرے۔ تو قوم کا شیرازہ بکھر جایا کرتا ہے۔ اس لئے آج جب کہ ہم ایک نہایت ہی نازک دور میں سے گذر رہے ہیں۔ ہمارے لئے یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم اس ماتم میں شریک ہوں۔ جو ہمارے دیش کے ہزارہا پریواروں میں آج منایا جائے گا۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ ماتم اُن لوگوں کا منایا جا رہا ہے جو ہماری ہی خاطر شہید ہوئے۔ آج ہم اگر اس قابل ہیں کہ دیوالی یا اپنے دوسرے تہوار منا سکیں تو ان ہی کی بدولت یہ لوگ اگر پاکستانی فوجوں کا مقابلہ کر کے اُن کا منہ نہ موڑ دیتے تو شاید آج ہم اس قابل نہ ہوتے کہ آزادانہ طور پر اپنے تہوار منا سکتے۔ اس لئے اپنے ان شہیدوں کے جتنے بھی شکر گذار ہوں کم ہیں۔

یہ سب ہوتے ہوئے بھی اگر میں اپنے ہموطنوں کو دیوالی کی ودھائی دے رہا ہوں۔ تو اس لئے کہ شاید ہزارہا برس کے بعد ہم ایک فاتح قوم کی حیثیت میں دیوالی منا رہے ہیں۔ ہمارے دیش کا ایک لمبا اتہاس ہے۔ ہزارہا برس کا پرانا اتہاس۔ اس اتہاس میں صرف دو ہی مثالیں ہیں۔ جب کہ ہم نے کسی دوسری قوم کو اس کی سرزمین میں جا کر شکست دی ہو۔ ایک اُس وقت دی تھی۔ جب بھگوان رام نے لنکا پر چڑھائی کی تھی۔ اور ایک اب دی ہے جب ہمارے جوانوں نے پاکستان کی سرزمین پر اپنا قومی جھنڈا لگا دیا ہے۔ ہم ہزارہا برس آزاد رہے۔ اس کے بعد ایک وقت وہ بھی آیا۔ جب ہم کبھی مغلوں کے غلام بن گئے کبھی افغانوں کے۔ اور آخر اڑھائی سو برس تک انگریزوں نے بھی ہم پر حکومت کی۔ دوسرے دیشوں نے آ کر کئی بار ہم پر حملے کئے۔ ہم نے انہیں پسپا بھی کیا۔ کئی بار ہم اُن کے غلام بھی بنے۔ اور پھر آزاد بھی ہوئے۔ لیکن دشمن کے گھر جا کر اُسے شکست تو ہم نے دو ہی بار دی ہے۔ اس لحاظ سے یہ دیوالی تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ چین کے حملہ کے بعد تو دنیا میں ہماری ساکھ بالکل ہی ختم ہو گئی تھی۔ ہمیں ایک کمزور اور بے کار قوم سمجھا جانے لگا تھا۔ جو اپنی آزادی کی حفاظت بھی نہیں کر سکتی۔ لیکن جو کچھ گذشتہ چند ماہ میں ہوا ہے۔ اُس نے تو حالات کا نقشہ ہی بدل دیا ہے۔ اب دنیا کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہندوستانی اس قدر کمزور نہیں جس قدر کہ انہیں سمجھا جاتا تھا۔ آج ہمارے جوانوں نے اپنی بہادری اور دلیری سے اپنے دیش کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ایک نیا ہندوستان دنیا کے سامنے آیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ دیوالی ہم سب کے لئے مبارک ہے۔ بہت عرصہ کے بعد ایک ایسی دیوالی آئی ہے جب ایک ایک ہندوستانی فخر سے اپنا سر بلند کر سکتا ہے۔

بھگوان رام نے لنکا کا راون مارا تھا۔ ہمارے جوانوں نے پاکستان کے راون کو شکست دی ہے۔ یہ لڑائی اگر کچھ عرصہ اور چلتی تو شاید ایوب کا بھی وہی حشر ہوتا جو راون کا ہوا تھا۔ بہرحال ہمارے دیش کے اتہاس میں ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ ہمیں اس کا سواگت کرنا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں۔ کہ دیش واسیو! یہ دیوالی تمہیں مبارک ہو۔

کھپت میں کمی یا پیداوار میں اضافہ

خوراک کی کمی کو دور کرنے اور غذائی معاملہ میں خود کفیل بنانے کے لئے مختلف سکیموں کا اعلان ہو رہا ہے۔ غالباً غذائی پیداوار بڑھانے کی کوئی عملی اور معین شکل سامنے نہیں آئی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے بہت کم کام کیا گیا ہے۔ لیکن کھپت کو کم کرنے کی بہت سی تدبیروں پر خوب بحث ہو رہی ہے۔ اگر کھپت کم کر دی گئی تو اناج کی قلت ختم ہو جائے گی۔ کھپت اپنی رفتار سے جاری رہی تو پھر یا تو پیداوار میں اضافہ کرنا ہوگا یا اس کمی کو باہر کا اناج درآمد کر کے پورا کیا جائے گا۔

جو لوگ کھپت کو کم کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے صرف اپنے طور پر حساب لگا لیا ہے کہ اگر اس طرح اناج کی دس فیصد ہی مقدار بھی بچ جائے تو ملک غذائی معاملہ میں خود کفیل ہو جائے گا ایسا مشورہ دینے میں کوئی خاص محنت نہیں کرنی پڑتی۔ عوام کے ذمہ یہ بات ڈال دی گئی کہ وہ اناج کا استعمال کم کریں قصہ ختم ہوا۔ مگر اناج کی پیداوار بڑھانے میں پتہ مارنا پڑتا ہے۔ اور حکومت کی زرعی مشینوں کو حرکت میں لانا پڑتا ہے اور کسانوں سے بھی محنت کرانی پڑتی ہے۔ اس لئے اس پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی۔

اقتصادیات کا مسئلہ تو یہ ہے کہ خرچ اور کھپت زیادہ ہو تاکہ کمی کو پورا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کی جا سکے۔ زیادہ خرچ ہوگا تو ہر شخص آمدنی کو بڑھانے کی تدبیر کرے گا کھپت زیادہ ہو گئی تو پیداوار میں اضافہ کے لئے کوشش کی جائے گی۔ لیکن اگر کوئی شخص پانچ روپے روز کماتا ہو، اور چھ روپے کا خرچ ہو اور وہ بچا کے ایک روپیہ زیادہ کمانے کے خرچ میں کفایت کرنے لگے تو زیادہ کمانے اور محنت کرنے کا ولولہ سرد پڑ جاتا ہے۔ اور انسان خرچ میں کمی کر کے اپنے اوپر ترقی کی راہ مسدود کر لیتا ہے۔

وزیر اعظم شاستری نے الہ آباد میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ملک میں سبھی لوگ ایک مقررہ دن میں ایک وقت کھانا نہ کھائیں تو اس سے خوراک کا مسئلہ حل ہونے میں کافی مدد ملے گی۔ مگر اس مشورہ پر لوگ عمل نہیں کر سکتے پوری بستی میں اگر ایسے چند لوگ نکل آئے تو ان کی وجہ سے خوراک کا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ ہندوستان کے لوگ ایسی سماج سے تعلق نہیں رکھتے جو مثالی ہو، تاجر جب نفع خوری سے باز نہیں آ سکتا تو گھر میں بیٹھ کر ایک شخص ایک وقت کا کھانا کس طرح چھوڑ سکتا ہے۔ ہماری غلطی یہ ہے کہ ہم جو بات کرتے ہیں پہلے یہ فرض کر لیتے ہیں کہ ہماری سماج مثالی ہے اور وہ ملک اور قوم کی خاطر گھر میں بیٹھ کر خاموشی کے ساتھ کوئی قربانی کر سکتی ہے

ایک خبر کے مطابق شاستری جی نے الہ آباد کے ایک جلسہ میں یہ مشورہ بھی دیا ہے۔ کہ گوشت کھانے والے لوگ ہفتہ میں چار دن اناج نہ کھائیں۔ یعنی اناج کی جگہ گوشت ہی کا استعمال کریں۔ مگر اس طرح چار دن کا اناج تو بچ جائے گا لوگوں کو گوشت نہ مل سکے گا، بکری کا گوشت تین روپے فی سیر یا ساڑھے تین روپے فی کیلو ہے۔ اگر فی نفر آدھ سیر گوشت استعمال میں آیا تو اس پر کم سے کم دو روپے خرچ ہوں گے۔ کیونکہ گوشت کے ساتھ مسالہ وغیرہ لوازمات بھی ہوتے ہیں۔ حالانکہ ایک شخص روٹی سالن اپنے گھر پر بارہ آنے میں کھا سکتا ہے۔ غرض یہ مشورہ بھی عملی نقطۂ نظر سے بے سود ہے۔ قانون کے ذریعے تو آپ اسباب [illegible] نہیں سکتے قانون کے بغیر محض مشورہ پر کون عمل کرے گا۔ (الجمعیۃ دہلی 10/65/۲۴)

وزیر تعلیم مسٹر چھاگلہ کی طرف سے مسٹر بھٹو کے ریمارکس کا جواب

نئی دہلی ۷ اکتوبر (یو این آئی) تعریباً ہر ایک پاکستانی غیر مسلم سے پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو شاید اس حقیقت کو بھلا بیٹھے ہیں۔ یہ بات آج مرکزی وزیر تعلیم مسٹر ایم سی چھاگلا نے گذشتہ روز سلامتی کونسل میں مسٹر بھٹو کی ہندوستان کے خلاف نفرت آمیز تقریر کے جواب میں کہی ایک انٹرویو میں مسٹر چھاگلا نے کہا کہ ہر ایک پاکستانی کے جسم میں "ہندو خون" گردش کر رہا ہے اس لئے ہندوستان کی عظمت اور ہندو کلچر کی توہین کرنے کا مطلب خود اپنے پرکھوں کی توہین کرنا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ مسٹر

بھٹو کو اس قسم کی تقریر سے کچھ حاصل ہوگا اس سے محض تلخی بڑھے گی اور اگر دونوں ملکوں کے درمیان سمجھوتہ اور امن کی کوئی توقع ہے تو وہ ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کم سے کم سلامتی کونسل کو چاہیئے کہ وہ کارروائی میں سے مسٹر بھٹو کے ریمارکس کو خارج کردے اگر ایسا نہ ہوا تو سلامتی کونسل بین الاقوامی مسائل پر بحث کے لئے مناسب جگہ نہیں رہے گی۔ مسٹر بھٹو نے جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ کسی قوم کے لئے باعث افتخار نہیں ہو سکتا۔

مسٹر بھٹو کوئی پرائیویٹ شہری نہیں ہیں وہ پاکستان کے وزیر خارجہ ہیں انہوں نے کہا کہ میں سخت اور مدلل تقریر پر معترض نہیں ہوں لیکن کیس پیش کرنے میں دلائل دیتے ہوئے توہین نہیں کی جانی چاہیئے۔ اور گالیاں نہیں دی جانی چاہئیں۔ مجھے اس بات پر واقعی دکھ اور افسوس ہوا کہ سلامتی کونسل میں مسٹر بھٹو کو نہیں روکا گیا مہاتما گاندھی اور کانگریس کے عدم تشدد کی تحریک پر ہی انگریزوں نے ہندوستان کو آزاد کیا۔ مسٹر بھٹو اس حقیقت کو فراموش کر رہے ہیں۔ (الجمعیۃ دہلی ۲۹ ۱۰/۶۵)

دلائی لامہ کا فیصلہ

ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ نسلی طور پر تبت کے لوگ گوشت خور ہیں لیکن اب دلائی لامہ نے گوشت ترک کرنے اور سبزی کھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ دلائی لامہ کے بڑے بھائی نے اخبار نویسوں سے کہا کہ کیرالہ کے حالیہ دورہ میں لائی لامہ نے گوشت نہیں کھایا۔ شروع میں جب دلائی لامہ ہندوستان آئے تو انہیں گوشت، مچھلی، انڈے اور مرغ کھلائے گئے۔ اس پر حیرت یوں نہیں ہوئی کہ تمام بدھسٹ گوشت خور ہیں۔ تبت کے بدھسٹ بھی گوشت کھاتے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ کسی زمانہ میں بدھسٹوں نے ہندوؤں سے گوشت خوری ترک کرائی۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ خود ہندوؤں نے بدھسٹوں کو سبزی خور بنایا تھا۔ مگر اب زمانہ کا الٹ پھیر یہ ہے کہ گوشت خوری سے کوئی بچا ہوا نہیں۔ ہندوستان سبزی خوری کے لئے مشہور ہے۔ اب اس کی یہ شہرت ختم ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں گوشت کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔ کوئی فرقہ اس سے بچا ہوا نہیں ہے۔ افراد ضرور گوشت سے پرہیز کرتے ہیں۔ وزیر اعظم مسٹر شاستری سبزی خور ہیں۔ مگر اب انکشاف ہوا ہے کہ سبزی خوری بڑی بڑی طاقتوں کو جھکا سکتی ہے بشاستری جی نے اپنی سبزی خوری سے پاکستان کے دانت کھٹے کر دیئے۔ اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اکثریت میں سبزی خوری کو زیادہ رواج دیا جائے اور اس سے گوشت خوری ترک کرائی جائے۔ اس کا فائدہ گوشت خور طبقوں کو بھی ہوگا۔ کیونکہ عام گوشت خوری سے گوشت بہت مہنگا ہو گیا ہے اگر اکثریت سبزی خور بن جائے تو دوسروں کو گوشت سستا ملنے لگے

دوسری جنگ عظیم سے پہلے بکری کا گوشت چار آنے فی سیر تھا۔ اب تین اور بعض جگہ چار روپے سیر ہے۔ اگر گوشت خوری کی رفتار یہی رہی تو اس کا ملنا مشکل ہو جائے گا اور گرانی بھی حد کو پہونچ جائے گی۔ پنڈتوں کو چاہیئے کہ وہ شاستروں کے حوالوں سے اکثریت کو گوشت خوری سے روکیں اور گوشت صرف گوشت خوروں کے لئے مخصوص رہے۔ ہندوستان کے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ اسے باہر کی دنیا سبزی خور سمجھے رہے مسلمان، عیسائی اور دوسرے گوشت خور طبقے سو وہ اپنی روایات کے مطابق گوشت کا استعمال کرتے۔ ہم چاہتے ہیں اکثریت اپنے دھرم پر عمل کرے اور دوسرے لوگ اپنے مذہب پر، تاکہ مویشی ایک خاص تعداد ملک کی دولت میں اضافہ کا باعث ہو۔ امید ہے کہ اکثریت کے مذہبی رہنما ہمارے مشورہ پر ضرور غور کریں گے اور اپنے حلقوں میں سبزی خوری کو رواج دیں گے۔ (الجمعیۃ دہلی ۲۶ ۱۰/۶۵)

سنت جی کو شکایت

اکالی لیڈر سنت فتح سنگھ نے صدر جمہوریہ کو ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ وہ پنجابی صوبہ بنانے میں اپنے اختیارات کا استعمال کریں۔ اور وزیر اعلیٰ پنجاب اور دوسرے پنجابی دشمنوں کے ایسے بیانات کو روکیں جو ریاست کی فضا کو خراب کر رہے ہیں۔ آپ نے افسوس ظاہر کیا ہے کہ ایسے نازک وقت میں بھی فرقہ وارانہ ذہنیت کے لوگ ہندو سکھوں میں کشیدگی پیدا کرنے سے باز نہیں آتے۔ آپ نے کہا کہ شبہ یہ ہے کہ یہ سب کچھ حکومت کے اشاروں پر ہو رہا ہے لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ پنجابی صوبہ کے لئے آئندہ اقدام کیا ہوگا۔ اور آپ اپنے فیصلہ پر قائم ہیں یا اسے منسوخ کر دیا ہے؟ ہمارا خیال ہے کہ جب تک پاکستان سے کوئی فیصلہ نہ ہو جائے گھریلو معاملات پر زیادہ زور نہ دینا چاہیئے۔ (الجمعیۃ دہلی ۳۰ ۱۰/۶۵)

ششماہی اول کا اختتام اور احباب جماعت ہندوستان کا فرض

جیسا کہ ہر احمدی پر یہ بات اچھی طرح واضح ہے کہ جماعت احمدیہ تبلیغی تعلیمی، تربیتی اور خدمت خلق کے کاموں پر کس قدر اموال خرچ کر رہی ہے۔ اور یہ سارے کام احباب جماعت کے تعاون اور ان کے چندوں سے انجام پا رہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ چندوں کی وصولی پورے طور پر نہ ہو تو اس کا لازمی نتیجہ سلسلہ کے اہم اور ضروری امور کی تکمیل میں تاخیر یا رکاوٹ ہوگا۔

نظارت بیت المال کی طرف سے ہر ماہ لازمی چندہ جات اور دوسری طوعی تحریکات کے وعدوں کی سو فیصدی وصولی کے لئے احباب جماعت و عہدیداران کو اخبار بدر بذریعہ سرکلر تحریکات اور مرکزی نمائندوں کے ذریعہ سے توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔

سال رواں کی مالی ششماہی اول گذر چکی ہے۔ لیکن بجٹ کے لحاظ سے متعدد جماعتوں کی طرف سے لازمی چندہ جات میں آمد کم ہوئی ہے۔ اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں کہ جن کی وصولی اب تک برائے نام ہے مالی تحریکات کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑ کر . . . . اپنے مال کو چھوڑ کر۔ اپنی جان کو چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے"

پھر فرمایا کہ:۔

"یہ دنیا کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت دین کا موقعہ ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو یہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا"

اسی طرح حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو۔ جتنا چندہ تم دو گے اس سے ہزاروں گنا تمہیں ملے گا اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی۔ جس کے متعلق تمہارا فرض ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کرو۔ تاکہ دنیا کے چپہ چپہ پر مبلغ بھیج دیئے جائیں سارا اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے۔ اور دنیا کی سارے . . . . عیسائیت [illegible] قتل ہو جائیں آپ کو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہوگی مگر خدا تعالیٰ کے لئے [illegible] نہیں"

پس مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں جملہ عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں نہ صرف سو فیصدی وصولی لازمی چندہ جات اور بقایا جات کے لئے موثر کارروائی کریں اور ششماہی اول کی وصولی کی کمی کو پورا کریں۔ بلکہ طوعی تحریکات میں بھی زیادہ سے زیادہ وصولی کر کے مرکز میں بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور خدا کے خاص فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں۔

جلسہ سالانہ میں بھی اب صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف بھی فوری توجہ فرماویں۔

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

شادی کی تقریب

مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب پراونشل امیر جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ کی صاحبزادی امۃ الرحیم سلمہا کی شادی کی تقریب میاں مقبول حسین خان صاحب ساکن کیرنگ کے ساتھ بعوض مہر دو ہزار روپیہ گذشتہ سوموار مورخہ ۴ ار اکتوبر ۱۹۶۵ء مکرم امیر صاحب کے دولت خانہ واقع خوردہ محلہ میں آئی۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ اور دونوں خاندانوں کو حسنات دارین سے بہرہ ور فرمائے۔ خاکسار محمد حاتم خاں احمدی خوردہ

خبریں

نئی دہلی یکم ر نومبر۔ معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ جنگ بندی منظور کرنے یا نہ کرنے کے سوال پر پاکستان وزارت میں شدید اختلاف رائے تھا۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر شعیب جنگ بندی فوراً منظور کرنے کے حق میں تھے۔ کیونکہ وہ یہ خدشہ محسوس کرتے ہیں کہ جنگ زیادہ دیر جاری رہی تو پاکستان چین کے فوجی دھڑے میں شامل ہو جائے گا۔ پاکستان کا چین نواز وزیر خارجہ بھٹو اس وجہ سے تجاویز مسترد کرنے کے حق میں تھا۔ اس کا کہنا تھا۔ کہ چین ہمالیائی سرحد پر حملہ کر کے پاکستان کی مدد کو آئے گا۔ اس طرح کشمیر کا جھگڑا بین الاقوامی بن جائے گا۔ اور اس سے پاکستان کو فائدہ ہوگا۔ دو دن اس معاملہ پر بحث ہوتی رہی تو ایوب کا لاباغ نے جو ایوب کے بعد پاکستان میں دوسری بڑی شخصیت ہیں۔ بھٹو کی تجویز کی پُرزور مخالفت کی۔ وہ جانتے تھے کہ اگر جنگ مزید کچھ عرصہ جاری رہی تو بھارتی فوجیں پنجاب کے مزید علاقوں کو روند دیں گی۔

سرینگر یکم نومبر۔ کل شام چار بجے یہاں سے ۲۷ میل دور موضع شالا بارغ میں آگ لگ گئی۔ جس سے ایک سو مکانات جل کر راکھ ہو گئے تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ آگ کے شعلے سات گھنٹے بلند ہوتے رہے۔ آج صبح گاندربل بجلی گھر کے قریب بھی آتشزنی کی واردات ہوئی جس سے صرف تین مکانات جلے

نیویارک یکم ر نومبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ بھٹو نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اگر سکیورٹی کونسل نے اگلے چند ہفتوں میں کشمیر کے متعلق تسلی بخش کارروائی نہ کی تو پاکستان اس معاملہ کو اتحادی جنرل اسمبلی میں پیش کرے گا۔ پاکستانی ذرائع نے بتایا ہے کہ بھٹو نے سکیورٹی کونسل کے صدر کو ایک خط لکھا ہے جس میں سردار سورن سنگھ کے حالیہ مراسلہ کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ بھٹو نے بھارت کے اس اعلان کو تسلیم نہیں کیا کہ سکیورٹی کونسل کشمیر کے اندرونی معاملات پر بحث کرنے کا حق نہیں رکھتی۔

کلکتہ یکم نومبر۔ پردھان منتری شری لال بہادر شاستری آج بعد دوپہر آسام اور کلکتہ کے دورہ سے واپس نئی دہلی پہنچ گئے۔ کلکتہ سے روانگی سے پہلے انہوں نے جو پریس کانفرنس منعقد کی تھی اس کی تفاصیل ملی ہیں۔ ان کے مطابق انہوں نے رائے شماری کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس بارے میں بھارت کا سٹینڈ مکمل طور پر واضح کر دیا گیا ہے گو میں اس بارے میں سو فیصدی یقین سے نہیں کہہ سکتا تاہم یہ صحیح ہے کہ رائے شماری کے بارے میں دوسرے ممالک کے خیالات میں بڑی تبدیلی آگئی ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ وہاں محسوس کیا جا رہا ہے کہ جہاں تک مسئلہ کشمیر کا تعلق ہے رائے شماری اس کا صحیح حل نہیں ہے

چنڈی گڑھ یکم نومبر۔ ماسوائے ضلع گورداسپور کے باقی پنجاب کی سرحد پر پاکستان کی طرف سے فضائی اور زمینی نئی دہلی خلاف ورزیاں جاری ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ کھیم کرن اور جلال آباد سیکٹروں میں پاکستانی فوجوں کا خاص اجتماع دیکھنے میں آیا ہے۔ پچھلے دنوں پاکستانی فوجوں نے جتنے بھی حملے کئے وہ سب بھارتی فوجوں نے بُری طرح پسپا کر دیئے ہیں۔ اور پاکستانی ہمارے ایک انچ علاقہ پر بھی قبضہ نہیں کر سکے۔ اس ترجمان نے مزید بتایا کہ پاکستانی ہوائی جہازوں کی طرف سے ہمارے علاقوں پر اڑانوں کا مقصد ہماری فوجی نقل و حرکت کا جائزہ لینا اور فوٹو لینا ہے۔ اور یہ اڑانیں ابھی تک بند نہیں ہوئیں۔ جس کے خلاف بھارت سرکار کو دیگر ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔

امرتسر یکم نومبر۔ کھیم کرن سیکٹر میں پاکستان کی پانچ مزید ٹینکوں سے محرومی کے بعد اس سیکٹر میں بھارت کی پوزیشن بے حد مضبوط ہو گئی ہے۔ فی الحقیقت اس خطہ میں دشمن کی کمر ٹوٹ گئی ہے اور اس کی طرف سے جنگبندی کے بعد اس علاقہ میں جوابی حملہ کا جو زبردست خطرہ پیدا ہو گیا تھا وہ بہت حد تک کم ہو گیا دشمن اس خطہ میں جتنے ٹینک لایا تھا لیکن پانچ ٹینکوں سے محرومی کے بعد اسے کوئی جارحانہ کارروائی کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ کھیم کرن سیکٹر میں بھارتی فوج کے گشتی دستے بعض جگہوں پر یعنی بین الاقوامی سرحد تک اور بعض حالتوں میں بین الاقوامی سرحد سے ایک میل ادھر تک گشت کرتے ہیں۔ ہب کی اور ڈوگرائی سیکٹروں میں بھی بھارتی فوج کی پوزیشن بڑی مضبوط ہے

راولپنڈی یکم نومبر۔ پاکستان کے صدر ایوب نے آج اپنی ماہانہ براڈکاسٹ تقریر میں کہا کہ پاکستان نے سکیورٹی کونسل کو خبردار کر دیا ہے کہ جنگ بندی اور فوجوں کی واپسی سے کشمیر کا جھگڑا ختم نہ ہوگا۔ یہ ابتدائی اقدامات اہم ضرور ہیں۔ لیکن بھارت اور پاکستان میں امن تبھی ہو سکتا ہے جبکہ بنیادی مسئلہ حل ہو جائے۔

کلکتہ یکم نومبر۔ پردھان منتری شری شاستری نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ سکیورٹی کونسل کی کارروائی میں بھارت کا شریک نہ ہونا کسی بھی طرح کونسل کا بائیکاٹ نہیں ہے۔ بدیش منتری سردار سورن سنگھ کی عدم شرکت کا واحد مقصد یہ تھا کہ کشمیر کے بارے میں بھارت کے شدید جذبات کا اظہار کیا جائے۔ علاوہ ازیں سردار سورن سنگھ یہ بات بالکل واضح کر دینا چاہتے تھے کہ سکیورٹی کونسل ایسا ادارہ نہیں ہے جہاں اس طرح کا سوال اٹھایا جائے کل میں نے پبلک جلسے میں اس بارے میں جو کچھ کہا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ جموں و کشمیر کے بارے میں ہمارا سٹینڈ بالکل صاف ہے ہم نقارے کی چوٹ سے اعلان کر چکے ہیں کہ جموں و کشمیر بھارت کا ایک لازمی حصہ ہے۔

کلکتہ یکم ر نومبر۔ پردھان منتری شری شاستری نے آج یہاں پریس کانفرنس میں کہا کہ میرے لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ میں امریکہ کب جا سکوں۔

کلکتہ یکم ر نومبر۔ پردھان منتری شری شاستری نے کل یہاں انکشاف کیا کہ مشرقی پاکستان کی طرف سے ہوائی حملے شروع ہونے پر ایئر مارشل ارجن سنگھ نے جوابی چوٹ لگانے کی تجویز پیش کی تھی۔ شری شاستری نے یہ انکشاف کل پبلک جلسہ کی تقریر میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایئر مارشل ارجن سنگھ نے جب انتقامی کارروائی کرنے کی بات کہی تو میں نے جواب دیا کہ اگر ضرورت پڑی تو ہم جوابی چوٹ کریں گے لیکن مجموعی طور پر مشرقی پاکستان کے باشندوں کے ساتھ ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے کیونکہ ان لوگوں کو جنگ کے ساتھ دلچسپی نہیں ہے۔ پردھان منتری کی جو تفصیلی رپورٹ آج ملی ہے اس کے مطابق انہوں نے پاکستان کی جنگی تیاریوں کا تفصیلاً ذکر کیا۔ پردھان منتری نے کہا کہ پاکستان کشمیر میں نئی شرارت کرنے کے لئے ہزاروں اشخاص کو ٹریننگ دے رہا ہے۔ ہمیں موجودہ جنگ بندی کی وجہ سے اپنے دفاع کے متعلق غافل نہیں ہو جانا چاہیئے۔ پاکستان نیا حملہ کرے یا چین۔ ہم دونوں کا مقابلہ کریں گے۔